سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار،28۔جون2021

(یوم الاثنین،17۔ذیقعد1442ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد33 : شمارہ 10

705

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ28-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"ضمنی بجٹ برائے سال 2020-21 پر عام بحث"

707

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار، 28-جون 2021

(یوم الاثنین، 17-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾
إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ
أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا
جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ
وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٣﴾

سورۃ الاحزاب 70 تا 73

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو O وہ تمہارے کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا O ہم نے بار امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور بڑا جاہل ہے O تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ تو بخشنے والا ہے مہربان ہے O

وما علینا

الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
ختم الانبیا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
ہزاروں انبیا آئے ہزاروں رہنما آئے
حبیب کبریا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
تمام اوصاف کی تکمیل کی خاطر انہیں بھیجا
رسول مجتبیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
صحیفوں اور کتابوں میں زمین و آسمانوں میں
ختم الانبیا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ایک بہت ضروری مسئلہ ہے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب ملک ندیم !ایک سیکنڈ تشریف رکھیں ۔پہلے بیٹھیں گے تو پھر بات ہوگی۔ دیکھیں جو بھی بات ہو اس طرح نہیں ہوتا آپ کھڑے ہو کر فوراًہی کوئی بات شروع کر دیتے ہیں کہ نہیں جی پہلے یہ ہو جائے وہ ہو جائے، کسی قانون و قاعدہ کے مطابق ہی پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے۔ پہلے اس کی اجازت لی جاتی ہے اگر ایک ممبر ہے تو one timeہی بول سکتا ہے اور اس کو اجازت ہو گی تو وہ بول سکتا ہے۔یہ طے شدہ اصول ہیں کبھی rules پڑھ لیا کریں اس میں ہر چیز لکھی ہوئی ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ملک ندیم عباس!چلیں، اب آپ بات کر لیں۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر!بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شکریہ۔جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ حسب معمول اپنے حلقہ سے جب میں نکلتا ہوں تو عوامی issue کے لئے مختلف دفتروں میں جانا پڑتا ہے۔میں MD Sui Northern Gasکے دفتر میں پہنچا میرے ساتھ ملک سرفراز کھوکھر دوسرے MPA بھی موجود تھے۔وہاں ہمیں PSOنے کہا صاحب اندر نہیں ہیں نیچے چوتھے floor میں meeting میں ہیں دس منٹ بعد ہمیں تھوڑا سا شک ہوا صاحب تو اندر اپنے دفتر میں موجود ہیں۔ہم نے جب دروازہ کھولا اور اس کو ایک لڑکی کے ساتھ نازیبہ حرکات کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر!میں نے اس کو کہا آپ یہ meeting کر رہے ہیں آپ کا PSO کہہ رہا ہے کہ آپ چوتھے floor میں نیچے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ اوپر بیٹھ کر یہ meeting کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں یہ وہ 65لاکھ مہینے کی تنخواہ لینے والا بندہ ہے اور اپنے دفتر میں جو public کا بھی دفتر ہے جہاں عام لوگوں نے بھی آنا ہوتا ہے ہمارے جیسے MPA's نے بھی آنا ہوتا اور وہ ادھر بیٹھ کر اس طرح حرکات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم عباس! آپ نے بات کر لی ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ اگر یہ بات تھی تو آپ کو پہلے privilege motion دینی چاہئے تھی اس طرح نہیں ہوتا جو ہمارا طریق کار ہے اس کے مطابق ہم نے چلنا ہے آپ یہ ساری گفتگو privilege motion پر کر سکتے ہیں جب وہ accept ہو جائے تو اس کے اوپر آپ کو ساتھ میں کوائف لگانے پڑیں گے اور ساتھ شہادتیں ہوں گیں پھر کمیٹی کے پاس جائے گا۔ یہاں اس طرح کوئی بھی اٹھ کر کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایک طریق کار ہوتا ہے ہاؤس کا۔ آپ privilege motion دیں اور وہ پھر ہاؤس take up کرے گا۔ اس کا طریقہ یہی ہو گا۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

جناب سپیکر: آج ضمنی بجٹ پر بحث ہے۔ لہٰذا ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث شروع کرتے ہیں اور جو ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے لکھ کر بھیج دیں گورنمنٹ ممبرز کی طرف سے صرف ایک ہی نام محترمہ عظمیٰ کاردار کا آیا ہے تو میرا خیال ہے کہ کوئی interest ہی نہیں لے رہا اور یہ جو آپ بار بار اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں آپ کی جو بات ہو گی آپ اس کو بحث میں بھی کر سکتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب سپیکر! چیف وہپ صاحب نے نام دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے نام آ گئے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے جو نام آئے ہیں تو رانا محمد اقبال خان آپ اپنی بات شروع کریں گے۔ جی رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ میں ضمنی بجٹ پر بات کروں ایک گزارش آپ سے کروں گا کہ میری تھوڑی سی بات سن لیجئے کہ آپ نے بہت محنت کی اور اللہ کے فضل و کرم سے اس ہاؤس میں معزز ممبران کے بیٹھنے کے لئے کشادہ جگہ بنوائی مجھ سے پہلے

اس کا civil work افضل ساہی صاحب نے کیا تھا۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں آپ کی اجازت سے اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں آگے بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان ! آپ نے تو speech کرنی ہے رانا صاحب جو بھی بات ہے speech میں کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ اس اسمبلی کا صرف ایک contract میری موجودگی میں ہوا اور اس ہاؤس کا اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے 7 کروڑ 69 لاکھ کا NCA کو یہ ٹھیکہ دیا گیا تو ان سے گفت و شنید ہوتی رہی لیکن وہ کہتے تھے ہم آپ کو اس میں سے 10 لاکھ چھوڑ دیتے ہیں کبھی کہتے تھے 20 لاکھ چھوڑ دیتے ہیں تو میں نے شاہ صاحب کو request کی یہ قومی کام ہے تو مہربانی فرمائیے اس میں ان کے ساتھ negotiation کے ذریعے بات ہوتی رہی کہ quality اور quantity پر کوئی compromise نہیں ہو گا۔ Internationally ہم کسی بھی جگہ سے اس کو test کروا سکتے ہیں آپ جو کچھ بھی ادھر لگائیں گے میں نے کہا پھر 1 کروڑ کی ہمیں اس میں گنجائش دیں۔ کرتے کرواتے اللہ کا شکر ہے یہ 7 کروڑ 69 لاکھ کا ٹھیکہ تھا لیکن آپ کے اس خادم نے اس میں سے 92 لاکھ روپے اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی اس اسمبلی کا بچایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں بجٹ سے متعلق بات کروں گا کہ سابقہ دور حکومت میں جب ضمنی بجٹ پیش ہوتا تھا تو پی ٹی آئی کے چیئرمین بیان دیتے تھے کہ جو گرانٹ لے رہے ہیں یہ منظور شدہ نہیں ہے اور یہ سارا فراڈ ہے، رشوت ہے اور سیاسی رشوت کے طور پر اسے خرچ کیا جاتا ہے۔ آج 248۔ارب روپے کا جو ضمنی بجٹ اس معزز ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے تو سیاسی رشوت کا جواب ہمارے حکومتی نمائندے دیں گے۔ ویسے ضمنی بجٹ کی بہت سی گرانٹس پر اُنگلی اُٹھائی جا سکتی ہے لیکن میں یہاں ایک ایسی گرانٹ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کا نمبر PC 13013 ہے، state trading جس کے تحت سال رواں میں گندم کی خرید کے لئے 148۔ارب روپے منظور شدہ بجٹ سے ہٹ کر جاری کئے گئے اور وزیر خزانہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان پیسوں میں سے 86۔ارب روپے پنجاب کے شہریوں کو "سستا آٹا" دینے کے لئے دیئے گئے ہیں جبکہ شہری پریشان ہیں کہ انہیں 878

روپے کی بجائے 1200 روپے سے زائد قیمت میں 20 کلو گرام کا آٹے کا تھیلہ مل رہا ہے۔ مہربانی فرمائیں کہ اسے بھی اچھی طرح دیکھیں کہ یہ 322۔ارب روپے کا اضافہ کیوں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے قائد اور اُس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے 28 ۔مئی 1998 کو اس ملک کو اللہ کے فضل و کرم سے ایٹمی قوت بنایا لیکن آج پاکستانی عوام کے اوپر "آٹا بم" گر رہا ہے تو مہربانی فرما کر اسے خود دیکھیں۔بجٹ کی اس کتاب کے صفحہ نمبر 198 ,197 ,160، 553اور 579 پر لکھا ہے کہ زراعت کے شعبہ میں قرضوں کی فراہمی، کسانوں کو ڈی اے پی کھاد، کاٹن seed اور سفید مکھی کو مارنے کے لئے 11۔ارب 53 کروڑ روپے کی سبسڈی رکھی ہے۔دیگر اخراجات کے لئے بھی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ قرضے کن کسانوں کو دیئے گئے ہیں؟ میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت کے دور میں ڈی اے پی کھاد پر رعایت دیتے ہوئے 1700 روپے میں کسانوں کو ملتی تھی اور آج وہی کھاد 5700 روپے میں کسانوں کو مل رہی ہے جبکہ یوریا کھاد کی بوری 1250 روپے میں ملتی تھی جو کہ اب 1750 روپے میں کسانوں کو مل رہی ہے جس سے کسانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔اس حوالے سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس پر بھی ذرا خصوصی دھیان دیا جائے کیونکہ 15۔ارب روپے کی سبسڈی کے باوجود ڈی اے پی کھاد 5700 روپے میں کسانوں کو دی جا رہی ہے تو میں اس بجٹ کے متعلق کیا کہوں اور اسے کیسے منظور کیا جائے۔ میں اپنے معزز ممبران سے یہی گزارش کروں گا کہ اس بجٹ کو منظور نہ کیا جائے بلکہ سب کی طرف سے "نامنظور" کیا جائے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کو بہت مبارکباد دینا چاہوں گی کیونکہ پنجاب اسمبلی کا جو بجٹ سیشن ہے وہ بہت احسن طریقے سے اور بہت افہام و تفہیم کے ساتھ ہوا جو کہ باقی تمام اسمبلیوں کے لئے ایک مثال ہے اور انہیں دیکھنا چاہیئے اور آپ سے guidance لینی چاہیئے کہ جس طریقے سے اپوزیشن اور ٹریژری بنچز میں بڑے اتفاق سے بجٹ سیشن ہوا کیونکہ یہ ہماری parliamentary اور democratic ریت اور روایت ہے۔

جناب سپیکر! میں ضمنی بجٹ کی بات کرتی ہوں کہ ہماری حکومت نے پچھلے سال بہت سے چیلنجز کا سامنا کیا اور ہماری ضمنی گرانٹس کا کافی سارا حصہ محکمہ صحت کو اس لئے دیا گیا کہ COVID کی وجہ سے اس پر ذمہ داریاں بڑھ گئی تھیں اور بہت سے لوگوں کو PDMA کے through ساری execution ہوئی اور اس مقصد کے لئے 6 بلین روپے کے فنڈز release کئے گئے۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ ہماری اپوزیشن نے جو Cut Motions دی ہیں، کمال ہو گیا ہے، ان لوگوں نے کن شعبوں میں یہ Cut Motions دیں اور جہاں پر سوالات اٹھائے ان میں محکمہ صحت اور محکمہ ایجوکیشن ہے۔ یہ وہ شعبے ہیں جہاں آپ کو خود کہنا چاہئے کہ آپ اس مد میں مزید فنڈز کا اضافہ کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 20 سال سے محکمہ صحت اور تعلیم کے شعبے میں سب سے کم بجٹ مختص کرتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کا حال دیکھیں اور ایجوکیشن کے حالات دیکھ لیں کہ لاکھوں بچے سکولوں سے باہر ہیں جبکہ ایک ایک بیڈ پر تین تین، چار چار مریض آپ چھوڑ کر گئے تھے تو ان سب کا سدباب کرنا ہے لہٰذا آپ کو تو چاہئے تھا کہ ضمنی بجٹ کو آپ endorse کرتے۔ ہمارے ضمنی بجٹ کی 142 بلین روپے کی national supplementary grants تھی جو کہ food and grain کو دی گئی تھی تاکہ اجناس کی shortage نہ ہو اور جہاں پر بھی ہمیں ضرورت ہو وہاں پر مزید فنڈز لگانے چاہئیں۔ ہمارے کچھ line departments ہیں جن کے لئے 17 بلین روپے بہت ضروری تھے کیونکہ ان کے فنڈز میں بھی ان کو مشکلات کا سامنا تھا بلکہ ہماری ADP کے کچھ فنڈز کو بھی redirect کرنا پڑا اور ہمارے محکمہ صحت کو COVID کی وجہ سے revert کرنا پڑا تو ہماری حکومت کا اوّلین manifesto public welfare ہے اور جہاں پر ہمارے پنجاب کے بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین کا ذکر آتا ہے تو ہم وہاں پر بجٹ لگاتے ہیں۔ Taxpayers کا پیسہ taxpayers کے اوپر لگ رہا ہے اور کوئی Discretionary Funds نہیں ہیں۔ ہر چیز بہت transparent ہے اور ہر چیز آپ کے سامنے ہے۔ سب figures آپ کے سامنے ہیں اور کہیں پر بھی کوئی اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا۔ I would like میں دوبارہ I am sure کہ ہمارا صوبہ بلوچستان اور ہماری قومی اسمبلی والے بھی ہم لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ پورے پاکستان میں ہماری پنجاب اسمبلی

کی جو ریت وروایت ہے تو اس کی بہت تعریف کی ہے جس سے ہم سب کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ بات کریں گے یا محترمہ شازیہ عابد بات کریں گی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے محترمہ شازیہ عابد بات کر لیں بعد میں پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بہت اہم موقع ہے کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا وقت دیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جس شاندار ہاؤس میں آج ہم بیٹھے ہیں جو کہ آپ کا منصوبہ تھا اور آپ ہی کی وجہ سے یہ ممکن ہوا۔

جناب سپیکر! اگر ہم ضمنی بجٹ پر بات کریں تو بہت افسوس ناک صورتحال ہے کہ پنجاب کا اس وقت ایک گھوسٹ بجٹ پیش کیا گیا ہے جو صرف اعداد و شمار کا ایک گورکھ دھندا ہے جس میں پنجاب کے کروڑوں عوام کو الجھا دیا گیا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں آپ کو 150۔ارب روپے کم دیئے جاتے ہیں جس پر آپ وفاق سے بات بھی نہیں کرتے کہ کروڑوں لوگوں کی آبادی کا یہ صوبہ جسے اگر آپ 150۔ارب روپے کم دیں گے تو یہ صوبہ کس طرح اپنا بجٹ maintain کرے گا؟

جناب سپیکر! سرائیکی صوبہ جس نعرے کی بنیاد پر "جنوبی پنجاب صوبہ محاذ" آج وزارتیں enjoy کر رہا ہے، میں بہت افسوس سے یہ کہتی ہوں کہ وہ باتیں جو آپ کی حکومت کی بنیاد تھیں آج ان کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔ آج آپ بہت مطمئن، آج ہماری بہنیں یہاں کھڑی ہو کر، ان کے پاس اتنے الفاظ کا ذخیرہ ہی نہیں کہ وہ حکومت کو اچھے اچھے الفاظ کے ساتھ appreciate کر سکیں۔ پنجاب کا بجٹ آتا ہے اور اس کے بعد فوری پٹرول کے نرخ بڑھ جاتے ہیں، اس کے بعد چار دن کے اندر گیس کے چھ بار نرخ بڑھتے ہیں اور اس کے بعد بجلی کے نرخ بڑھ جاتے ہیں تو آپ کس طرح اس شاندار ہاؤس میں یہاں بیٹھ کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ بڑا اعلیٰ ترین بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ پچھلے سال کے تمام منصوبے کہاں "رُل" گئے۔ آپ اعلان کرتے ہیں، کچھ پیسوں کا اجراء کرتے ہیں اور باقی منصوبے وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں۔

بے روزگاری کی حالت یہ ہے کہ آپ لوگوں کو ملازمتوں سے نکال رہے ہیں۔ پاکستان کی عوام کے لئے نئی ملازمتوں کے مواقع ملنا تو اب خواب بن کر ہی رہ گئے ہیں۔ غربت کا عالم یہ ہے کہ روٹی کے نرخ بڑھ گئے ہیں اور یہاں بیٹھ کر حکومت منڈی اور کسان کے آپس کے تعلق کو اپنا کارنامہ بیان کر رہی ہے۔ آپ کی ٹک ٹاک حکومت کہیں نظر ہی نہیں آتی۔ حکومت ایک چیز کے نرخ کا اعلان کرتی ہے اور اس کے بعد یہاں فخریہ طور پر کہا جاتا ہے کہ گنے کا ریٹ 180 مقرر کیا گیا ہے جبکہ گنا اڑھائی سو روپے من پر فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم صحت کے شعبے میں دیکھیں تو اس میں کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا۔ صحت کے شعبہ کے بارے میں پوری دنیا میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سب سے اہم ترین شعبہ ہے۔ آپ کو سب سے زیادہ پیسے صحت کے شعبے کے لئے رکھنے چاہئیں تھے مگر یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ آج بھی صحت اور تعلیم کے لئے nominal budgets رکھے جاتے ہیں۔ جس وسیب سے میرا تعلق ہے وہ سرائیکی وسیب ہے، بد قسمتی سے جس ضلع سے میرا تعلق ہے وہ پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے۔ ایک عام اصول ہے کہ اگر کوئی بچہ کمزور ہو تو اس کو چار لقمے زیادہ دیئے جاتے ہیں۔ ضلع راجن پور کو priority کی بنیاد پر بیس سال کے لئے "ڈیوٹی فری زون" قرار دیا جانا چاہئے تاکہ وہاں کے لوگ معاشی طور پر اپنی بحالی کر سکیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میرے ضلع میں گئے، اپنے وزٹ کے دوران انہوں نے اعلان کیا کہ ہم THQ جام پور کو اپ گریڈ کرنے جا رہے ہیں مگر بد قسمتی یہ کہ ہیلتھ منسٹر یہاں کھڑے ہو کر کہتی ہیں کہ وہ تو اپ گریڈ ہو ہی نہیں سکتا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جو کچھ وہاں جا کر کہتے ہیں، ان معصوم کے نام آپ یہاں بیٹھ کر بہت سارے گناہ لگا رہے ہوتے ہیں کہ فلاں چیز وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق ہوئی، فلاں چیز وزیر اعلیٰ کے حکم پر کی گئی لیکن ان کے اعلان کے باوجود آپ نے اس بجٹ میں THQ جام پور کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا۔ تحصیل جام پور تعلیمی لحاظ سے سب سے زیادہ پڑھی لکھی تحصیل ہے اور سب سے زیادہ ریونیو بھی وہاں سے اکٹھا ہوتا ہے جو اربوں روپے بنتے ہیں مگر وہ سب کے سب وفاق کے پاس چلے جاتے ہیں اور میری تحصیل پر کچھ نہیں لگتا۔ میں پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کروں گی کہ چونکہ میرا پسماندہ ترین ضلع ہے اس لئے وہاں کا ریونیو وہاں پر ہی خرچ کیا جائے۔

جناب سپیکر! جام پور کی آبادی تقریباً 7 لاکھ ہے۔ وہاں ایک THQ ہسپتال ہے، 2 وارڈز کی بڑی بلڈنگ بنی ہوئی ہے مگر آج تک وہاں کوئی ڈاکٹر بھیجا گیا اور نہ کوئی مشینری بھیجی گئی ہے۔ اس کے لئے خصوصی فنڈ کا اعلان کیا جائے تاکہ وہاں فوری طور پر مشینری اور ڈاکٹرز پہنچیں۔

جناب سپیکر! یہاں زراعت کے حوالے سے خاص طور پر کہا گیا کہ ہم نے زراعت کے لئے بڑے فنڈز رکھے ہیں۔ کسان انشورنس کے نام پر جو کسانوں کو پرچیاں تھمائی گئیں کسان ان پرچیوں کو لے کر آج تک رُل رہے ہیں اور گورنمنٹ نے انہیں ایک روپیہ تک نہیں دیا۔ ہمیں اس بات کی بھی خوشی ہوتی ہے کہ یہاں لاہور کے لئے بہت سارے ہسپتالوں کا اعلان کیا جاتا ہے یا upper Punjab کے شہروں کے لئے ہسپتال، تعلیمی ادارے اور میڈیکل کالجز کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ اعلان ضرور کرنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ہمارے پنجاب کا حصہ ہے اس کی ترقی پر بھی ہمیں خوشی ہوتی ہے مگر کیا راجن پور اس بات کا مستحق نہیں ہے کہ وہاں آپ بچیوں کے لئے کالجز اور یونیورسٹی دیں؟ یہ بھی افسوس ناک بات ہے کہ جس دو سو بیڈز کے ہسپتال کا یہاں بار بار اظہار کیا گیا کہ ہم نے دو سو بیڈز کا زچہ بچہ ہسپتال بنا دیا لیکن اس کے ساتھ آپ میڈیکل کالج نہیں بنا رہے جبکہ باقی جگہوں پر جہاں پر بھی آپ ہسپتال بناتے ہیں وہاں میڈیکل کالج بھی بناتے ہیں۔ ہم نے یہاں انڈس ہائی وے پر unanimously قرارداد منظور کروا کر وفاق کو بھیجی کہ انڈس ہائی وے کو ون وے کیا جائے مگر افسوس کہ اس پر آج تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اس انڈس ہائی وے پر آج بھی روزانہ کی بنیاد پر ایکسیڈنٹس ہو رہے ہیں اور بہت زیادہ شرح اموات ہے لیکن اس پر پنجاب گورنمنٹ توجہ دیتی ہے اور نہ وفاقی حکومت توجہ دیتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کے بارے میں ہمیں وفاق کو دوبارہ یاد کرانا چاہئے تاکہ وہ روڈ بن سکے۔

جناب سپیکر! سرائیکی صوبے میں امن و امان کی یہ حالت ہے کہ وہاں ہر روز ایک نیا گینگ کبھی چھوٹو گینگ کی صورت میں اور کبھی لادی گینگ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ میں اس معزز ہاؤس کے توسط سے پنجاب حکومت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس طرح کے gangs developed شہروں میں نہیں بنتے وہ کیوں پسماندہ علاقوں میں بنتے ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ غربت ہے۔ وہاں کے لوگوں کو اگر آپ علاج نہیں دیں گے، وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولتیں نہیں دیں گے، وہاں کے لوگوں کو تعلیم نہیں دیں گے، وہاں کے لوگوں کو روزگار نہیں دیں گے تو پھر اس طرح کے gangs

سامنے آئیں گے۔ کیا وہ gangs صرف ڈی جی خان اور راجن پور کو ڈسٹرب کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ وہ پورے پنجاب کے لئے ایک مسئلہ بن جاتے ہیں۔ خدارا وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولتیں دیں، تعلیم کی سہولتیں دیں، روزگار کے مواقع پیدا کریں تا کہ ہمارے نوجوان اس طرح کے gangs کے ہتھے نہ چڑھیں جو بے چارے چھوٹی چھوٹی عمروں میں گولیاں مار رہے ہوتے ہیں یا گولیاں کھا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم کسانوں کی صورتحال کو دیکھیں تو یہاں زراعت کا بار بار ذکر کیا گیا۔ پی ٹی آئی حکومت آنے سے پہلے ٹریکٹر کا ریٹ 85 ہزار روپے تھا جو اب 12 لاکھ روپے ہو گیا۔ یوریا کھاد ساڑھے 12 سو روپے میں ملتی تھی اب ساڑھے 17 سو روپے میں ملتی ہے۔ اینگرو کی ڈی اے پی کھاد 28 سو روپے سے 56 سو روپے مہنگی ہو گئی ہے، ڈیزل 65 روپے فی لٹر سے 114 روپے فی لٹر ہو گیا ہے۔ موبل آئل 12 سو روپے فی لٹر تھا اب 24 سو روپے میں ملتا ہے، ڈیزل انجن 55 ہزار سے 95 ہزار روپے کا ہو گیا ہے اور کاٹن سیڈ 12 سو روپے سے 3 ہزار روپے فی بیگ پر چلا گیا۔

جناب سپیکر: اب آپ wind up کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں wind up کرتی ہوں مگر اس درخواست کے ساتھ کہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے نام پر جو دھوکا ہمارے سرائیکی وسیب کے لوگوں کو دیا جا رہا ہے تو خدارا اس وعدے کو پی ٹی آئی گورنمنٹ یاد رکھے۔ ہمارا ریونیو جو یہاں بڑے شہروں پر خرچ ہوتا ہے وہ وہاں کے لوگوں کے لئے خرچ ہونا چاہئے۔ ہمارا آپ سے کوئی جھگڑا نہیں صرف resources کی بات ہے کہ ہمارے resources ہمارے لوگوں پر خرچ ہونے چاہئیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ یا خاتم النبیین۔ جناب سپیکر! میں آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے، پورے ہال کی طرف سے، ہمارے تمام عاشقان رسول ﷺ جو پنجاب میں بستے ہیں اور بالخصوص لاہور کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور سلوٹ پیش کرتا ہوں۔ آج مجھے لگا کہ ماشاءاللہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اس اسمبلی میں پہلی دفعہ مخاطب ہوں اور مجھے پہلی دفعہ اعزاز حاصل ہوا کہ جہاں پر میں اپنے دل کے اندر وہ ٹھنڈک اور روشنی محسوس کر رہا ہوں کہ

جہاں لکھا گیا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انا خاتم النبیین لا نبی بعدی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ سبحان اللہ، اس کے بعد جب اس طرف دیکھا تو ایک خوبصورت اور آیت نظر آئی جس میں لکھا ہے کہ "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیءٍ علیما" اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم۔ اے اللہ حضرت سید محمد ﷺ، آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر درود، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ کمال بات تھی، جس میں، میں آپ کو اپنے دل کی گہرائیوں سے سلوٹ پیش کرتا ہوں اور ہماری آنے والی نسلیں جو مسلمان ہیں وہ ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گی۔ ہم یہاں شاید کل ہوں یا نہ ہوں لیکن اس اسمبلی کی جو بنیاد آپ نے آج سے اتنے سال پہلے رکھی اور اللہ تعالیٰ نے اسی کا سنگ بنیاد بھی آپ کے اپنے ہاتھوں سے کروایا۔ آپ ماشاءاللہ اس کے سپیکر بھی منتخب ہوئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور یہ منصب والے سے جو منصب دیئے جاتے ہیں یہ بڑے اعزازات ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی نسلوں پر اپنا فضل و کرم رکھے، جتنی دل سے میری دعائیں ہیں آپ کے لئے ہمیشہ سے رہیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر دوسری یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ کے ساتھ پورا ہال اس بات پر متفق اور متحد ہے کہ جو آپ نے یہ قدم یا initiative لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس سوچ اور دو قومی نظریے کے تحت قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان بنایا تھا آج میں سمجھتا ہوں کہ وہ نوید پنجاب نے دکھائی اور آپ نے دکھائی۔ ماشاءاللہ آپ نے اس اسمبلی کے اندر ثابت کیا کہ ہاں مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک ہونا چاہئے، مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ اسمبلی ہونی چاہئے اور مسلمان لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانے جاتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں unanimously ایک Bill پاس کیا جائے اور میں آپ کے حکم سے وہ Bill پیش بھی کردوں گا کہ اسی طرح سے ہمارے پاکستان کی تمام اسمبلیوں کے اندر، کیونکہ یہ ایک مسلمانوں کا ملک ہے جو آپ نے روایت شروع کی ہے اس طرح سے تمام صوبائی اسمبلیاں اور نیشنل اسمبلی اس کو کاپی کرتے ہوئے لے کر چلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے مسلمانوں کا دل بہت زیادہ خوش بھی ہوگا اور ہم اُس راہ پر چل پڑیں گے جو ہماری صحیح راہ تھی۔

جناب سپیکر! اب بجٹ کی طرف آتا ہوں اور میں سب سے پہلے وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان اور اس کے ساتھ وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد بُزدار کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے وہ کام لے جس کام کے لئے ہماری پوری ٹیم کو منتخب کیا۔ یہاں میرے دوست، میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی پوری ٹیم بیٹھی ہے جو محنت کر رہی ہے ہماری جو پچھلی کمیٹیاں تھیں انشاءاللہ ان کو دور کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ مزید محنت کر کے اپنے لوگوں کو اس میں ریلیف دلوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ بہت اعلیٰ اور بہترین بجٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ملک احمد سعید خان!

ملک احمد سعید خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ پاک کے پاک نام سے اور لاکھوں کروڑوں درود سلام نبی کریم محمد ﷺ خاتم النبیین پر اور ان کی آل پر۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور آج جس ایوان میں مجھے بات کرنے کا موقع ملا یہ آپ نے ایک اچھا initiative لیا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں یہاں پر یہ بھی ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ جس دن اس ایوان کے اندر پہلا اجلاس منعقد ہوا، آپ چیئر پر تشریف فرما تھے اور جس انداز میں آپ نے دین اسلام کی خدمت کی، نبی کریم ﷺ، آخری نبی ﷺ ہونے کی حدیث یہاں پر وضاحت کے ساتھ بیان کی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس ہاؤس کے اندر موجود تمام لوگ اور پاکستان کے بسنے والا ہر وہ شہری جو نبی ﷺ سے محبت رکھتا ہے وہ آپ کے ان الفاظ سے حقیقتاً بہت متاثر تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر کی کرسی کے اوپر آپ نے جو حدیث مبارکہ لکھائی ہے کہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وسلم، انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پنجاب کے لوگ، پنجاب کے نمائندگان اور پنجاب کے باقی عوام اور آپ نے خاص طور یہاں پر اس کی تصدیق کی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں اور ان کی خاطر ہماری جان، ہمارے ماں باپ، ہماری اولاد اور ہماری ہر شے قربان ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! یہاں پر آپ نے ایک اور بات بھی کی تھی کہ قانون سازی کے حوالے سے اس اسمبلی نے کچھ سنگ میل عبور کئے ہیں جیسا کہ یہاں کی جو ہاؤس کی کمیٹیاں ہیں ان کے اندر ریفارمز کی گئی ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ یہ ہاؤس آپ کا گھر ہے بلاشبہ یہاں پر آنے والے ہر ممبر کا یہ گھر ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہاں پر آنے والے لوگ اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے یہاں ان کی آواز بنتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے کشادہ دل کے ساتھ تمام باتیں کی تو یہاں پر کچھ اور روایات کو بھی قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جو بجٹ اس اسمبلی کے اندر پیش کیا گیا یہ ایک روایتی بجٹ تھا اور اس بجٹ کے اندر خواہ حکومتی لوگ ہوں یا اپوزیشن کی طرف سے elected لوگ ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کی حلقوں کی سکیمیوں کو اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے یہ عمران خان صاحب کے بقول وہ سیاسی رشوت تھی جو اپنے حلقوں کے نمائندوں کو ووٹ حاصل کرنے کے لئے دی جاتی تھی لیکن میں اس بات پر اس لئے بھی یقین کرتا ہوں کہ اس بجٹ میں جن لوگوں کو یہ سکیمیں دی گئی ہیں یہ نا صرف رشوت ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے ساتھ بہت سخت زیادتی ہے جن کو چند ایک سکیمیں دے کر ان کو اس بات پر لگا دیا کہ وہ اس بجٹ کی منظوری کے لئے اپنا حصہ ڈالیں۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہاں پر بجٹ بنانے کے طریق کار کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ غریب کی بات کی جاتی ہے، عوام کی بات کی جاتی ہے، مزدور اور کسان کی بات کی جاتی ہے، طالب علم کی بات کی جاتی ہے اور مریض کی بات کی جاتی ہے لیکن اگر آپ اس بجٹ کو دیکھیں تو کم از کم میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بجٹ کے اندر جو مزدور کا ذکر کیا گیا ہے اس کے لئے دیا کیا گیا ہے؟ میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے جو ایک مزدور کے لئے ماہانہ 20 ہزار اجرت مقرر کی ہے تو کیا آپ کے علم میں ہے کہ 20 ہزار روپے میں کسی غریب آدمی کے گھر کا خرچہ کس طرح سے manage ہو گا؟ لیکن اگر آپ نے یہ 20 ہزار روپے مقرر کر بھی دیئے ہیں تو کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ جو چوکوں پر مزدور کی منڈیاں لگی ہوئی ہیں اور اگر کوئی ضرورت مند وہاں سے کسی مزدور کو لینے کے لئے جاتا ہے تو وہاں پر بارگین کر کے کیا آپ کے یہ مقرر کئے ہوئے پیمانے کے مطابق اس مزدور کی ماہانہ آمدن 20 ہزار روپے تک پہنچ پائے گی۔ یہی وہ مزدور ہے جس نے اس اسمبلی کی بلڈنگ کو مکمل کیا جو پنجاب کے اندر سکولوں کو بناتے ہیں، ہسپتالوں کو بناتے ہیں اور لوگوں کے

گھروں کی تعمیرات کرتے ہیں لیکن میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا شاید جناب وزیر خزانہ اس بات سے واقف نہیں اگر وہ ان کو نہیں ملتے تو میرے ساتھ آئیں میں ان کو داتا دربار چوک میں دکھاتا ہوں، میں اُن کو جنرل ہسپتال کے سامنے دکھاتا ہوں، میں اُن کو ٹاؤن شپ کے اکبر چوک میں دکھاتا ہوں کہ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں مزدور ہوتے ہیں جو صبح اپنے بچوں کو یہ یقین دلا کر آتے ہیں کہ شام کو گھر آؤں گا تو تمہارے لئے روٹی لے کر آؤں گا لیکن شام کو وہ مایوس گھر لوٹتے ہیں۔ وزیر خزانہ کو اس بات کا اعادہ ہونا چاہئے کہ جو عمران خان صاحب نے کروڑوں نوکریوں کا وعدہ کیا تھا وہ کروڑوں نوکریاں آج نہیں ہیں، آج پڑھے لکھے لوگ ہاتھوں میں ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں۔ آپ تو مزدور کو 20 ہزار ماہانہ اجرت دینے کی بات کرتے ہیں یہاں پر ایم بی بی ایس ڈاکٹرز، ایل ایل بی وکیل، ایم اے اور یہاں پر ایم بی اے کئے ہوئے لوگ نائب قاصد کی نوکری کے لئے درخواستیں لکھ کر مارے مارے پھرتے ہیں لیکن اُن کو کہیں روزگار نہیں ملتا۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کیونکہ میرا تعلق ایک کسان گھرانے سے ہے یہاں میں نے یہ بات کئی دفعہ نوٹ کی ہے کہ یہاں پر زمیندار کی بات کی جاتی ہے۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسان اور زمیندار میں فرق ہے پنجاب کے اندر بسنے والے 98 فیصد وہ لوگ جو 12 ایکڑ سے کم کے مالک ہیں وہ کسان ہیں اور ان سے پنجاب کے 70 فیصد لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں میں کسان کی بات کر رہا ہوں مجھے کسان کی بات کر لینے دیں اس کے بعد میں wind up کر دوں گا۔ آج کسان جس کسمپرسی کی حالت میں ہے آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں تین سال کے اندر 24 سو روپے میں بکنے والی ڈی اے پی کھاد آج 57 سو روپے میں ناپید ہو چکی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت میں جو 5 روپے کسان کے لئے بجلی کا یونٹ مقرر کیا گیا تھا آج 22 روپے یونٹ ہے اور اس کے اوپر ستم یہ ہے کہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے بجلی پوری بھی نہیں ملتی۔ اسی طرح ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ، اسی طرح بیجوں کی قیمتوں میں اضافہ، اسی طرح pesticides کی قیمتوں میں اضافہ، یہ وہ تمام مسائل ہیں جو اس پنجاب کے کسان دیکھ رہے ہیں، برداشت کر رہے ہیں اور اوپر سے ستم ظریفی یہ ہے کہ جب اُس کی فصل تیار

ہوتی ہے تو منڈی کے اندر اُس کا دام نہیں لگتا۔ ہماری موجودہ حکومت کے حوالے سے اپنے کسانوں کی بد قسمتی کہوں گا کہ ایک زرعی ملک جس کے اندر پنجاب کے 70 فیصد لوگوں کی معیشت کا تعلق زمیندارے سے، کاشت کاری سے وابسطہ ہے ابھی میں پچھلے دنوں اخبار میں یہ پڑھ رہا تھا کہ ہماری حکومت باہر کے ممالک سے گندم، مکئی درآمد کرنے اور seeds درآمد کرنے کی بات کر رہی ہے یہ شرم کی بات ہے اگر اپنے کسانوں کو facilitate کیا جائے، ان کو کھاد سستی دی جائے، بجلی سستی دی جائے، ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے اوپر سبسڈی دی جائے، تو آپ کے کسان کے اندر وہ طاقت موجود ہے کہ آپ کی ضرورت کا غلہ اس ملک کے اندر، اسی پنجاب کے اندر پیدا کرے گا بلکہ آپ اس غلے کو باہر تک export کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ میں آپ کا بہت وقت لے رہا ہوں لیکن اس میں ایک بات آپ کی اجازت سے ضرور کہنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت نے ایک education policy دی ہے لوگوں کا اُس education policy کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ پنجاب حکومت کا یہ ایجنڈا ہے کہ literacy rate کو 100 فیصد پر لے کر جانا ہے۔ ایک غریب آدمی جس کے گھر میں روٹی نہیں پکتی وہ آپ کے literacy rate کو 100 فیصد پر لے کر جانے کے لئے کیوں interested ہو گا؟ میں یہاں پر یہ تجویز دوں گا کہ ہمارے نصاب کے اندر تبدیلی کی جائے اس کے اندر technical education کو شامل کیا جائے تا کہ students جب میٹرک کے بعد فارغ ہوں تو اُن کو اس بات کا یقین ہو کہ اُن کو کوئی باعزت روزگار ملے گا ورنہ ڈگریاں لے کر ایم اے پاس ،ڈبل ایم اے پاس ایک چوتھے سکیل کی نوکری کے لئے بھٹکتے ہوئے سڑکوں پر پھر رہے ہیں۔ آپ کا ان حالات کے اندر target پورا ہو گا اور نہ لوگوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لئے آپ کامیاب ہوں گے لہذا میں یہ استدعا کروں گا کہ آپ نصاب کے اندر تبدیلی لے کر آئیں اور technical education کو شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، thank you. آپ تشریف رکھیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو wind up کر رہا ہوں مجھے صرف 30 سیکنڈ دے دیں میں اپنی بات کو مکمل کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چلیں last 20 seconds۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں آخری 30 سیکنڈز کے اندر اپنے حلقے کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہمارے لاہور سے جو قصور روڈ ہے اور اس کے ساتھ جو قصور سے دیپالپور روڈ ہے یہ ایک ایسی سڑک ہے جو بہاولپور تک لوگوں کے لئے سہولت میسر کرتی ہے لیکن بد قسمتی سے پچھلے تین سال کے اندر اس روڈ کے اوپر کوئی ایک rehabilitation کا کام نہیں ہو سکا۔ دونوں طرف روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، اس کے ساتھ یہ ظلم بھی ہے کہ تمام districts کی entry کے اوپر ٹول پلازے بنے ہوئے ہیں ہمارے ضلع کی entry کے اوپر بھی ایک ٹول پلازہ مصطفیٰ آباد للیانی میں موجود ہے لیکن اُس کے ساتھ ایک دوسرا ٹول پلازہ کھُڈیاں کے ساتھ بنا دیا گیا ہے۔ یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جب ایک ضلع سے دوسرے ضلع کے اندر enter ہوتے ہیں تو وہاں پر تو ٹول پلازے دیکھے جاتے ہیں لیکن یہ ایک ضلع کے اندر جو دو ٹول پلازے بنے ہیں یہ ہمارے لوگوں کے لئے مصیبت کا باعث ہیں میں آپ کے توسط سے حکومت سے درخواست کروں گا کہ کھڈیاں والا ٹول پلازہ ختم کر دیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، آپ نے بہت ٹائم لے لیا ہے۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! دوسرا ہمارے مصطفیٰ آباد للیانی شہر میں پانی بہت گندا ہے میری یہ درخواست ہو گی کہ مصطفیٰ آباد للیانی شہر اور اس کے ساتھ Chathian Wala, Daftuh, Lakhne K, Wadana یہاں پر پینے کا پانی بہت گندا ہے میری یہ درخواست ہو گی کہ مصطفیٰ آباد للیانی اور ان دیہاتوں کے لئے صاف پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایک نیا عہد، ایک نیا آغاز، تمام parliamentarians کو بہت بہت مبارک ہو۔ انسان زندہ نہیں رہتے بلکہ اُن کے کام زندہ رہتے ہیں جیسے کہ یہ تاریخ ساز اسمبلی اور اس میں کی گئی قانون سازی انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کی تاریخ میں لکھی جائے کہ یہاں موجود parliamentarians نے اپنی ذمہ داری پوری طرح سے نبھائی اور ایسے قوانین بنائے جو کہ عوام کے لئے تھے، عام انسانوں کے لئے تھے کہ جنہوں نے اُنہیں

منتخب کر کے اس parliament میں بھیجا ہے۔الحمدللہ ہماری بنائی گئی تمام policies کے positive نتائج نظر آنا شروع ہو گئے ہیں ہم نے مشکل وقت دیکھا، ہم نے تنقید برداشت کی، ہم مشکل راستوں سے گزرے لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ آج ہم اُس بحران سے نکل آئے ہیں، آج ہم ایک ٹریک پر چل پڑے ہیں اور اپنی عوام کی بہترین نمائندگی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اپنی عوام کے لئے مزید بہتر کام کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے CM اور PM جن پر اپوزیشن بہت زیادہ تنقید کرتی ہے تو میں اُن کو یہ بتانا چاہوں گی ہمارے CM اور PM کرسی کے اقتدار کے لئے یہاں پر نہیں آئے بلکہ وہ اپنی عوام کے فلاح کے کام کرنے کے لئے آئے ہیں وہ اپنی عوام کو اُس بحران سے نکلنے کے لئے آئے ہیں جس میں اس اپوزیشن نے اُنہیں ڈالا تھا۔ پچھلے 35 سال سے ان کی گورنمنٹ رہی ہے یہ کسی نہ کسی طرح سے حکومت کا حصہ رہے لیکن unfortunately سوائے چودھری پرویز الٰہی کے دور کے کوئی ایسا وقت بتا دیں جب انہوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہوں اور انہوں نے عوام کو ریلیف دیا ہو؟ یہ اُلٹا ہماری عوام کو سوائے قرضوں کے اور کچھ نہ دے کر گئے اگر یہ دودھ اور شہد کی نہریں چھوڑ کر گئے ہوتے تو ہماری گورنمنٹ کو آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت نہ پڑتی جس کا یہ بار بار ہمیں طعنہ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات ہماری گونمنٹ کی جو achievement ہے کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ پچھلے اڑھائی سال سے کوئی ریکارڈ نہیں جلا ہے، موجود ہے اُس کی تصدیق کی جا سکتی ہے، وہ transparent ہے۔ یہ لوگ بار بار Higher Education کی بات کرتے ہیں یہ لوگ بار بار Primary Education کی بات کرتے ہیں کہ آپ نے اُس کے لئے کیا کیا ہے تو میں انہیں بتانا چاہوں گی کہ already ہماری جو یونیورسٹیز بن چکی ہیں اُن میں کہسار یونیوسٹی مری ہے جو ہمارے حلقے میں ہے الحمدللہ اُس میں کلاسز سٹارٹ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ میانوالی یونیورسٹی، راولپنڈی وومن یونیورسٹی، چکوال یونیورسٹی میں کلاسز سٹارٹ ہیں سوائے بابا گرونانک یونیورسٹی کے وہ بھی بہت جلد start ہونے والی ہیں۔ اس کے علاوہ اس بجٹ میں ایجوکیشن پر بہت کام کیا گیا اس میں کچھ universities رکھی گئی ہیں جن میں University of Applied Engineering and Emerging Technologies Sialkot جو کہ انشاءاللہ تعالیٰ مکمل

ہوں گی اور وہاں پر بھی بچوں کو تعلیم ملے گی، جس کے لئے ہماری گورنمنٹ نے 16-ارب 60 کروڑ روپے رکھے ہیں تاکہ ہم وہاں پر اپنے بچوں کو facilitate کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تونسہ یونیورسٹی ڈی جی خان کے لئے 2-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ گوجرانوالہ یونیورسٹی کے لئے 3-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! بابافرید یونیورسٹی پاکپتن کے لئے 2-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہاں پر بار بار بات کی جاتی ہے کہ راجن پور کو کچھ نہیں دیا گیا تو ان کو میں بتادوں کہ آپ کے لئے انڈس یونیورسٹی راجن پور بن رہی ہے۔ اس کے علاوہ حافظ آباد یونیورسٹی کے لئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اٹک یونیورسٹی کے لئے 2-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ رحمۃ اللعالمین سکالر شپ deserving students کے لئے 83-ارب 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو یہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کا vision ہے کہ جو ہم اپنی عوام کو انشاءاللہ تعلیم کی صورت میں دیں گے اور اس قوم کو اپنا غلام نہیں بنائیں گے بلکہ ایک باشعور قوم بنائیں گے۔ ہم انشاءاللہ دیکھیں گے کہ ہماری عوام اور ہمارا نوجوان آگے بڑھے گا کیونکہ پاکستان کا مستقبل بہت safe hands میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب سیدہ عظمیٰ قادری اپنی بات کریں۔

سیدہ عظمیٰ قادری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس وقت بہت ہی اہم موضوع موسمیاتی تبدیلی پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ دنیا بھر کی تمام super powers اس وقت سر جوڑ کر اس حوالے سے بہت serious efforts کر رہی ہیں اور seminars hold کر رہی ہیں اور اس حوالے سے انہوں نے بہت سا budget allocate کیا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آنے والا وقت بھرپور challenges کے ساتھ آئے گا as for as climate change is concerned پنجاب حکومت نے Rs.4.5 billion کا environment budget پیش کیا جبکہ پچھلے سال یہ بجٹ Rs.5.9 billion مختص کیا گیا تھا، that means 24% less than the last year's budget. Mr Speaker being self-proclaimed

Ambassador of Environment Protection, Prime Minister Imran Khan's Government was not able to spend an adequate budget. Even for this segment just Rs.3 million, less than 1% of allocated budget was spent until April 2021, as compared to Rs.1.84 billion which was spent in 2018 by the PMLN Government.

(اذانِ عصر)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سیدہ عظمیٰ قادری!

SYEDA UZMA QADRI: Should I continue? Mr Chairman The Government in the Supplementary Budget has put the Demand No.26, for Agriculture, Irrigation, Forestry and Fisheries altogether. Agriculture is a major sector. Forestry is another department; Fisheries is another department; and, Irrigation is another major sector. How can they club holistically their demands? There are so many other sectors also. Environment is a serious subject and it needs efforts and funds to address properly. It can't be ignoring like that and to my knowledge, it was the biggest ambit of Prime Minister Imran Khan's Government. The world has raised the slogan "Green revolution is the best solution to arrest Pollution".

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ malnutrition یعنی غذا کی کمی کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ہمارے ہاں بہت سے بچے غذا کی کمی کی وجہ سے بہت کمزور رہ جاتے ہیں، بہت سی مائیں زچگی کے دوران بچوں کو جنم دیتے ہوئے وفات پا جاتی ہیں یا کمزور اور ناتواں بچوں کو

جنم دیتی ہیں۔ یہ کسی بھی سوسائٹی کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے لہٰذا اس حوالے سے میں ایک humble submission پیش کرنا چاہتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے جو موٹرویز کا جال اس پورے ملک میں بچھایا ان کے shoulders کی لمبائی تقریباً 7 ہزار کلومیٹر پر محیط ہے ان shoulders پر fruit trees لگائے جاسکتے ہیں۔ Multan region میں 50 کلومیٹر رقبے پر mango trees لگا دیئے جائیں اسی طرح orange regions میں 50 کلومیٹر پر Guavas, Orange, Cherrie and so on and so forth درخت لگا دیئے جائیں تو یہ سب نا صرف موٹرویز کی خوبصورتی میں اضافہ کریں گے بلکہ عام پبلک کی پہنچ تک ہوں جیسا کہ موٹرویز پر کوئی سفر کر رہا ہے تو عام پبلک یا عام بچے without any barriers ان درختوں کے پھلوں سے مستفید ہو سکیں۔ مہنگائی کا جو طوفان برپا ہے، اشیا کی قیمتیں آسمان سے بات کر رہی ہیں خصوصاً پھل عام آدمی کی پہنچ اور دسترس سے دور ہو چکے ہیں۔ میں مہنگائی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ "Where there's a will, there's a way." پنجاب گورنمنٹ میں شہباز شریف صاحب نے تقریباً چار ہزار کلومیٹر پر محیط Farms to Market Roads تعمیر کرائے تھے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

سیدہ عظمیٰ قادری: جناب چیئرمین! I am doing that میں معزز ایوان کو بتانا چاہوں گی کہ Farms to Market Roads کی وجہ سے مڈل مین کا کردار بالکل ختم ہو گیا اور مہنگائی کی شرح بھی 5 فیصد رہ گئی لیکن آج مہنگائی کی شرح 100 فیصد سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہی بلکہ یہ Transparency International کی رپورٹ کہہ رہی ہے۔ میں یہاں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ حکومت نے ملازمین کی تنخواہ صرف دس فیصد بڑھائی ہے اور ان پر چودہ فیصد ٹیکس عائد کر دیا ہے یعنی آپ انہیں square one پر لائے۔ خدارا گریڈ ایک سے لے کر گریڈ 13 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں فی الفور 25 فیصد کا اضافہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

سیدہ عظمیٰ قادری: جناب چیئرمین! I am just winding up. Last but not the least, my question for honourable Minister for Finance is that what

are your long term and short term goals for this budget and what are the measures you are going to take for direct and indirect taxations. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری زراعت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کا منصوبہ مکمل کرایا۔ اس کے بعد میں جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کا بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ ہمارا ایک دوست بات کر رہا تھا کہ ڈاکٹر ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں میں بتاتا ہوں کہ یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے ابھی تک 16 ہزار ڈاکٹر بھرتی کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے حلقے کے کچھ مسائل ہیں جو آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ میری پوری تحصیل چوبارہ desert area پر مشتمل ہے بارش ہوتی ہے تو لوگوں کی فصل ہوتی ہے لیکن دس سالوں سے وہاں کوئی اتنی بارش نہیں ہو رہی جس وجہ سے وہاں فصل نہیں ہو رہی۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ تحصیل چوبارہ اور منکیرہ کو آفت زدہ قرار دیا جائے چونکہ وہاں کے لوگ بنکوں کے قرضوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور فصل نہ ہونے کی وجہ سے خودکشیاں کر رہے ہیں۔ مائیکرو فنانس بنکوں کی وجہ سے وہاں کے لوگ بہت زیادہ مقروض ہیں، بنکوں کے بندے جا کر ان کے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں میں سُن رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): یہ مائیکرو فنانس والے بندے جا کر ان کے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں لیکن ان کے پاس پیسے نہیں ہیں اس لئے وہ لوگ دس دس، بیس بیس دن گھر چھوڑ جاتے ہیں۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ یہاں تو لوگ پانچ پانچ، دس دس

ارب روپے کھا گئے ہیں بلکہ کچھ لوگ تو کھربوں روپے کھا گئے ہیں اگر ہماری ان دو تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دے کر ان کا دو، چار ارب روپے کا قرضہ معاف کیا جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لہٰذا میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ ان لوگوں کا قرضہ معاف کیا جائے اور ان بنکوں سے چھٹکارا حاصل کروایا جائے تاکہ یہ لوگ پنجاب کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ابھی چند دن پہلے میرے چوبارہ شہر میں اسی وجہ سے بہت بڑا احتجاج ہوا ہے کہ مائیکرو فنانس بنک سے لئے گئے قرضے معاف کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا اہم مسئلہ چوک اعظم کا ہے۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ چوک اعظم کو تحصیل کا درجہ دیا جائے یہ لیّہ شہر کے بعد سب سے بڑا شہر ہے۔ میں وزیراعلیٰ سردار عثمان بزدار سے اپیل کروں گا کہ ہماری تحصیل کا مسئلہ ضرور حل کریں۔ ہمیں ایک ابھی نیا مسئلہ درپیش ہے کہ دریائے سندھ نے کروڑ سے لے کر کوٹ سلطان تک کٹاؤ شروع کر دیا ہے۔ میں حکومت پنجاب کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں چونکہ دریائے سندھ اس مقام پر بہت زیادہ کٹاؤ کر رہا ہے لہٰذا اس کٹاؤ کو روکنے کے لئے کوئی اقدام کیا جائے۔ مہربانی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ لاکھوں درود و سلام ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آج آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو پنجاب اسمبلی کے نئے ایوان کی تعمیر اور تکمیل پر جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی اور ان کے ذریعے تمام ممبران کو مبارکباد پیش کروں گی۔ میں کوئی منفی بات یا تنقید برائے تنقید نہیں کروں گی مگر بجٹ کے بارے میں حقائق اس معزز ہاؤس اور پنجاب کی عوام کے سامنے ضرور رکھوں گی کہ کس طرح جھوٹے اعداد و شمار پیش کر کے پنجاب کی عوام کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا ہے اور یہ میرا آئینی حق اور استحقاق ہے۔ ہر بات پر جھوٹ بولنے والی حکومت نے اپنے دور حکومت کا چوتھا بجٹ بھی پیش کر دیا ہے اور بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ بجٹ بھی جھوٹ پر مبنی ہے۔ شاید کٹھ

پتلیوں نے تو یہ بجٹ دیکھا ہی نہیں ہے جیسا راگ سرکاری بابوؤں نے الاپا اسی پر واہ واہ کی صدا بلند کر دی گئی۔

جناب چیئرمین! میں ہوائی باتیں یا کسی پر تنقید کرنے کی قائل نہیں ہوں بلکہ جو بھی بات کروں گی facts & figures کے ساتھ کروں گی۔ آپ بجٹ کی کتاب میں ترقیاتی پروگرام NTDF کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ کس طرح خیالی ترقی کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔ آپ غور کیجئے کہ ADP میں شامل 90 فیصد سکیمیں unapproved status کے ساتھ شامل ہیں اور میں یہ کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کر رہی ہوں اور نہ ہی کوئی ہوائی بات کر رہی ہوں بلکہ میں بجٹ بک ساتھ لے کر آئی ہوں اس کے صفحہ نمبر 2 سیریل نمبر 5 پر Construction of District Education Complex in District Development unapproved، آگے upgradation of Boys Middle School to High School, Chak No 262 RB, Tehsil and District Faisalabad unapproved میں نے صرف دو مثالیں بتائی ہیں باقی ساری unapproved سکیمیں underline کی ہوئی ہیں ان نالائقوں نے 90 فیصد سکیمیں unapproved status کے ساتھ اس میں شامل کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اس نالائق حکومت کی جو نالائقی ہے اگر اس کا آپ کو پتا چلے تو اب آپ نے اس کے بعد فیصلہ کرنا ہے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ یہ میں اپنے پاس سے ہوائی باتیں نہیں کر رہی بلکہ حقیقت بتا رہی ہوں کہ بہت سی ایسی سکیمیں ہیں جن کی approval date یعنی منظوری کی تاریخ 2021-7-1 ہے جو کہ ابھی آنی ہے۔ 90 فیصد سکیمیں unapproved status کے ساتھ شامل کی گئی ہیں اور 10 فیصد سکیموں کی منظوری کی تاریخ 2021-7-1 ہے جو کہ ابھی آنی ہے لیکن وہ پہلے ہی approve ہو گئی ہیں۔ اب آپ فیصلہ کریں گے کہ ان کی نالائقی کی ان کو کیا سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے پارلیمنٹیریز اپنے بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد دوں یا ان کے ساتھ افسوس کروں کہ آپ کو بھی لالی پاپ دے کر یہ بجٹ منظور کرایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ پی ٹی آئی والے کنٹینر پر کھڑے ہو کر چیخ چیخ کر کہتے تھے کہ جب ہم حکومت میں آئیں گے تو ہماراfocusاور ہماریpriorityصحت اور تعلیم ہو گی۔ اس وقت ہسپتالوں کی صورتحال یہ کہ مریض مر رہے ہیں لیکن ان کو ادویات میسر نہیں ہیں۔ لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہو رہے ہیں لیکن ان کا کوئی پُرسان حال نہیں اور اب عوام خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کےwind upکر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! کیا یہ تبدیلی ہے؟ موجودہ حکومت کی طرف سے districts developmentکے نام پر districts destructionکی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ یہ اس بجٹ میں عوام کے ساتھ فراڈ کرنے جا رہے ہیں۔ ان کو یہ پتا نہیں کہ ان کے پاؤں سے زمین سرکنا شروع ہو چکی ہے۔ اب عوام کی باری ہے۔ اب تو عوام نے بھی اس ڈونکی راجہ کی سرکار کو کہنا شروع کر دیا ہے کہ "سرکار! کیا ہم تھوڑا گھبرا لیں، خُدارا ہمیں تھوڑا گھبرانے دیا جائے"۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے ابwind upکریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میںwind upکر لیتی ہوں۔ معیشت کی صورتحال انتہائی خراب ہے۔ منصوبوں کا زبانی جمع خرچ بہت زیادہ ہے لیکن قابل عمل کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ اب جناب اختر ملک بات کریں گے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب چیئرمین! ہمارا بجٹ بہت بہترین ہے لیکن مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ ہماری اپوزیشن اتنیconfusedکیوں ہے؟ حزب اختلاف کے ممبران ایک ہی سانس میں یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی کم کی جائے، کسان اور عوام دوست منصوبے لائے جائیں جبکہ ساتھ ہی انہیں اس بات پر اعتراض ہے کہ اتنا بجٹ کیوں مختص کیا گیا اور Supplementary Grantsکیوں پیش کی گئی ہیں؟ میں اپنے حزب اختلاف کے ممبران سے

کہوں گی کہ آپ کسی ایک بات پر قائم رہیں۔ بجٹ میں سب سے زیادہ دھیان مہنگائی کنٹرول کرنے پر دیا گیا ہے۔ اسی طرح شعبہ زراعت، شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ ہماری حکومت نے سوشل سیکٹر کی بہتری کی طرف توجہ دی ہے جو کہ کسی بھی معاشرے اور قوم کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے شعبہ صحت میں بہتری لاتے ہوئے BHUs میں 24/7 صحت کی سہولتیں مہیا کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ منصوبہ ہماری عوام کو grass roots level پر صحت کی سہولتیں مہیا کرے گا۔ ہماری حکومت نے صوبے کے تمام چھوٹے ہسپتالوں یعنی BHUs اور RHCs کو الٹرا ساؤنڈ مشینیں مہیا کی ہیں۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کروں گی کہ وہ ان مشینوں کو استعمال کرنے والے ڈاکٹر یا ماہرین بھی بھرتی کرے تاکہ عوام کو ان مشینوں کا پوری طرح سے فائدہ پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے علاقہ ڈی جی خان کا ضرور ذکر کروں گی کہ میرے علاقہ کے لوگ ان سیاہ دنوں کو کبھی نہیں بھولیں گے جب ہمارے اکلوتے میٹرنٹی ہوم کی چھت ٹپکتی تھی، اس کی دیواروں سے چونا اور مٹی گرتی تھی۔ جب کسی مریض کو آپریشن کے لئے open کیا جاتا تھا تو اس کے زخم میں پانی اور چونا شامل ہو جاتا تھا اور ہر دوسرے مریض کو septic ہو جاتا تھا۔ ہارٹ اٹیک کا مریض، Postpartum Hemorrhage(PPH)patient اور eclampsia کا ہر مریض ملتان refer کیا جاتا ہے۔ ایسے مریض کی ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی موت واقع ہو جاتی تھی۔ میں اپنی حکومت کی بہت شکر گزار ہوں کہ پچھلے تین سال کے اندر شعبہ صحت میں انقلابی تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ ہمارے علاقے کا مریض کبھی خواب میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ اب اس کی Chorionic Villus Sampling ڈیرہ غازی خان میں ہی مفت میں ہو جائے گی۔ وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچتا تھا کہ اس کی میمو گرافی ڈیرہ غازی خان میں ہو جائے گی۔ اب مریضوں کو tertiary level کی بہترین care ڈیرہ غازی خان میں مہیا ہو گئی ہے۔ اس پر میں جناب عثمان احمد خان بُزدار کی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میرے علاقے ڈیرہ غازی خان میں ایجوکیشن کے بہت سے مسائل حل ہوئے ہیں لیکن میں درخواست کرنا چاہوں گی کہ وومن یونیورسٹی کے لئے گرانٹ

جلدی دے دی جائے۔ ہمارے علاقے میں اس وقت صرف ایک بوائز ڈگری کالج ہے۔ دوسرا بوائز کالج منظور کیا گیا ہے تو اس کو اسی سال شروع کیا جائے۔ اسی طرح میر چاکر خان رند یونیورسٹی کو ہم نے ایک ٹیکنالوجی کالج کے طور پر بھی منظور کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو proper انجینئرنگ یونیورسٹی بنایا جائے، اس کے ایکٹ میں تبدیلی کی جائے اور اس کو گرانٹ مہیا کی جائے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح پیرامیڈیکس کا issue بہت اہم ہے۔ یہ پورے صوبہ پنجاب کا issue ہے اور ڈیرہ غازی خان کے پیرامیڈیکس میرے پاس آتے ہیں اور اپنے مسائل سے آگاہ کرتے ہیں۔ سابقہ دور حکومت میں اس اہم issue کو neglect کیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں پیرامیڈیکس ہیں۔ ان کو روزگار ملے ہوئے تھے اور وہ کسی حد تک عوام کی خدمت بھی کر رہے تھے تو ہم نے ان کا basic curriculum کیوں نہیں بنایا، ان کو ایمرجنسی کی ٹریننگ کیوں نہیں دی گئی اور انہیں کسی حد تک practice کی اجازت کیوں نہیں دی جا رہی؟

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! وفاق میں پیرامیڈیکس کی کونسل جب بن جائے گی تو وہ اس پر اپنا کام کرے گی لیکن میری اس سے پہلے پنجاب حکومت سے گزارش ہے کہ کچھ عبوری وقت کے لئے ان کو کسی حد تک practice کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں اپنے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے بارے میں کہوں گی کہ ہمارا کم گو وزیر اعلیٰ کام، کام اور کام پر یقین رکھتا ہے۔ ان کی قیادت میں ہمارا صوبہ پنجاب اگلے دو سالوں میں باقی تمام صوبوں سے بہت آگے نکل چکا ہو گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے۔ شاہ صاحب! اپنی سیٹ پر آجائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اپنی سیٹ پر تشریف لے گئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بجٹ پاس ہو گیا ہے اور ضمنی بجٹ بھی پاس ہو جائے گا۔ یہ مرحلہ بڑے احسن طریقے سے اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ جب سے ہم بجٹ پر debate کر رہے

ہیں تو حزب اختلاف کے بنچوں کی طرف سے بجٹ پر تنقید ہو رہی ہے اور حزب اقتدار کے بنچوں کی طرف سے اس بجٹ کی تعریف کی جا رہی ہے لیکن اس صوبے کا جو مراعات یافتہ طبقہ ہے، جو اس صوبے کے امور چلاتا ہے، جو عوامی نمائندوں کا مذاق اُڑاتا ہے اور جو اپنے آپ کو کسی کے آگے جوابدہ بھی نہیں سمجھتا اس کی طرف کسی کی کبھی توجہ نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جناب وزیر خزانہ نے بجٹ اچھا نہیں بنایا، یہ کہنا فضول ہے کیونکہ جنہوں نے یہ بجٹ بنایا ہے انہیں عوامی مسائل کا علم ہے اور نہ ہی وہ اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ان کی proprieties کیا ہونی چاہئیں۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں فلاں حکمران ملک کو لوٹ کر کھا گئے اور فلاں نے مال بنا لیا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی وزیر کے دستخطوں سے کسی بھی منصوبے کے پیسے جاری ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی سکیم منظور ہوتی ہے۔ بیوروکریٹس ٹھنڈے کمروں میں آرام سے بیٹھ کر اپنے avail perks and privileges کرتے ہیں، پاک وصاف دامن بھی ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہاں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دونوں اطراف کے معزز ممبران اپنی عوام کو جواب دہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ اور قائد حزب اختلاف نے اپنے اپنے حلقے کے لوگوں کو جواب دینا ہوتا ہے، لوگوں نے ان سے جھگڑا بھی کرنا ہوتا ہے اور اگر وہ کام نہیں کریں گے تو لوگ انہیں چھوڑ جاتے ہیں جبکہ کام نہ ہونے کے جو موجب ہیں ان سے کبھی کوئی نہیں پوچھ سکا۔

جناب چیئرمین! میں آج ایک چھوٹا سا سوال کرتا ہوں کہ دو تین دن پہلے لاہور میں University of Management and Technology (UMT) کے اندر طلباء کے اُوپر پولیس گردی کیوں کی گئی؟ کیا وہ ہمارے بچے نہیں ہیں، کیا وہ گھروں سے حصول تعلیم کے لئے نہیں نکلے اور کیا ان کے ماں باپ نے انہیں یونیورسٹی اور کالج میں بدمعاش بنانے کے لئے بھیجا ہے؟ ان نہتے بچوں کے اُوپر تشدد کیا گیا ہے جن کی demand یہ تھی کہ آپ نے ڈیڑھ سال سے ہمیں پڑھایا نہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں ویسے پاس کر دو بلکہ ہماری demand یہ ہے کہ ہمارا تھوڑا سا time بڑھا دیا جائے۔ اس demand کے اُوپر ان کو لاٹھیوں کا نشانہ بنایا گیا، اُنہیں پکڑ پکڑ کر حوالات میں بند کیا گیا۔ کیا اُن بچوں میں سے کل کا کوئی وزیر اعظم نہیں ہو گا، اُن بچوں میں سے کل کا کوئی سپیکر نہیں ہو گا اور اُن بچوں میں سے آنے والے وقت کا کوئی IG نہیں ہو گا؟ یہ بچے ہمارا

مستقبل ہیں ان کے ساتھ اس قسم کے رویے کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں اور میں اپنے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے توقع کرتا ہوں کیونکہ وہ ایسے issues پر ہمیشہ بڑی دلچسپی لے کر اُنہیں resolve کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں عرصہ دراز سے اس اسمبلی میں کھڑا ہو کر بار بار، چیخ چیخ کر کہہ رہا ہوں کہ سکولز مافیا لوگوں کی جیبیں کاٹ رہا ہے لیکن اُس طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ تعلیم ہر آدمی کا حق ہے لیکن سکولز مافیا کورونا کی آڑ میں فیسیں بٹوری جا رہا ہے اور ظلم کی انتہا ہے کہ جب دیر سے فیس جمع کراؤ تو اُس کے ساتھ late fee charges بھی وصول کرتے ہیں۔ سکولز مافیا اس ملک کو پچاس سالوں سے لوٹ رہا ہے۔ مجھے بتائیں کہ ان پرائیویٹ سکولوں میں سے کوئی ایک طالبعلم بھی سائنس دان بن کر نکلا ہو اور کوئی بڑا نامور آدمی بن کر ان سکولز سے نکلا ہو؟ میں تو Missionary اداروں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے قائد اعظم پیدا کیا، جنہوں نے علامہ محمد اقبال جیسے لیڈر پیدا کئے، جنہوں نے اس ملک کو leadership میں cream دی۔ ہم اس ایجوکیشن مافیا کے ایسے نرغے میں آئے ہیں کہ ہم ان کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے اور یہ کسی کو جواب دہ بھی نہیں ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ بجٹ کو پاس کرانے کا وقت ہو اور آپ کی حکومت میں ایک بندہ بھی بیٹھا ہو گا تو بجٹ پاس ہونا ہے اور اگر ہم حزب اختلاف کی طرف سے 370 ممبران بھی "ناں" کر رہے ہوں گے تب بھی یہ بجٹ پاس ہونا ہے۔ بجٹ پاس کرنا ہمارا مقصد نہیں ہے ہمیں ایسی روایات چھوڑ کر جانی چاہئیں جنہیں ہماری آنے والی نسلیں یاد رکھیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلاؤں گا اور میں بیوروکریسی کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے سارے لوگوں کا احتساب ہونا چاہئے۔ ہمارے پردادا سے لے کر آج تک ہمارا احتساب ہونا چاہئے۔ ہمارے پرداداؤں کے پاس کیا تھا اور آج ہمارے پاس کیا ہے؟ ہم اس کا جواب دیں گے اور اگر ایک دھیلے کی increase ہو تو آپ ہمیں گولی مار دیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ اس بیوروکریسی کا بھی احتساب ہونا چاہئے اور کل ہی یہ بیوروکریسی یہاں پر اپنے assets declare کرے اور اپنے اپنے پردادا سے لے کر آج assets declare کرے۔ میں ایک ایک بیوروکریٹ کو جانتا ہوں یہ سارے بیوروکریٹ ہمارے دیہات سے آتے

ہیں۔ ان میں سے کچھ نیک لوگ بھی ہوں گے لیکن اُن کی اکثریت کی اس ترقی کے پیچھے ایک تاریک رات ہے اور جب تک اُن بیوروکریٹس کا احتساب نہیں ہو گا تو یہ ملک کبھی ترقی نہیں کرے گا۔ انہی بیوروکریٹس نے ہمیں اس چکر میں ڈال دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے رہتے ہیں اور اُن کی اپنی ڈکیتیاں پس پردہ رہتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پچھلے دنوں جب وزیراعظم صاحب منتخب ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمام گورنر ہاؤسز کی دیواریں گرا کر عوام کے لئے کھول دوں گا۔ میں وزیراعظم ہاؤس کو یونیورسٹی بناؤں گا یہ ایک اچھا اعلان تھا کہ سیاستدانوں کی طرف سے بھی اچھا gesture جائے۔ کیا کوئی جم خانہ کی دیواریں گرا سکتا ہے تو جمہوری لوگوں کی ہی تضحیک کیوں؟ یہاں پر بیٹھے ہوئے سارے میرے بھائی ہیں ہم میں سے شاید چند ایک اُس جم خانہ کے ممبرز ہوں وگرنہ ہماری تو اوقات ہی نہیں کہ ہم جم خانہ کی ممبر شپ لے لیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بیوروکریسی کا ڈپٹی سیکرٹری بھی جم خانہ کا ممبر بن جاتا ہے وہ اتنے پیسے کہاں سے لاتا ہے؟ اُس کو جم خانہ کی ممبر شپ کی فیس معاف ہے یا پھر وہ کرپشن کر کے جم خانہ کی فیس جمع کراتا ہے؟ کوئی تو معیار رکھیں، کوئی تو پیمانہ ہو، کوئی چیز تو ایسی ہو جس سے سیاستدانوں کی بھی عزت بحال ہو سکے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ زراعت کی طرف دلاؤں گا۔ زراعت میرا پیشہ ہے کیونکہ میں ایک کسان ہوں اور میری روٹی روزی زراعت سے وابستہ ہے۔ جناب وزیر خزانہ نے زراعت کے لئے بہت پیسے رکھے ہوں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ زراعت ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو کبھی سوچا ہے کہ اس ملک میں 17 لاکھ روپے کا ٹریکٹر ہے؟ پانچ چھ ایکڑ کے مالک کاشت کار کو ٹریکٹر خریدنے کے لئے کیا سبسڈی ملتی ہے اور وہ 17 لاکھ روپے کہاں سے لے کر آئے اور ٹریکٹر خریدے، آپ اُس کو سبسڈی کیوں نہیں دیتے اور کیا land reforms کا مقصد صرف لوگوں کی زمینیں ہتھیانا ہی ہے؟ یہ land reforms نہیں ہیں کہ آپ کا چھوٹا کاشت کار مر رہا ہے جس کے پاس ٹریکٹر خریدنے کے لئے پیسا نہیں ہے اور آپ اُسے 17 لاکھ روپے کا ٹریکٹر دے رہے ہیں اور کتنے شرم کی بات ہے کہ اُس ٹریکٹر پر بھی own ہے۔ آپ اپنے صنعت کار کو کب تک مضبوط کرتے رہیں گے اور اُس کو raw material provide کرنے والے کاشت کار کو کب تک ذلیل کرتے رہیں گے؟ آپ کبھی سوچ سکتے ہیں کہ کسی ملز مالک، کسی سرمایہ دار یا کسی تاجر

کو آپ ٹوکن سبسڈی بھی دیں؟ ہم صرف کاشت کار ہیں جنہیں کھاد کی بوری میں آپ ٹوکن سبسڈی دیتے ہیں۔ وہ بے چارہ بوری کھولتے ہی اُس ٹوکن کو ضائع کر بیٹھتا ہے یا جب وہ آپ کے دیئے ہوئے نمبر پر message کرتا ہے تو اُس کو reply ہی نہیں آتا اور اس کا beneficiary بھی وہی سیٹھ ہے، اُس کا beneficiary بھی وہی manufacturer ہے وہ ٹوکن سبسڈی کاشت کار کو نہیں ملتی۔ اس بجٹ کے اندر اگر وہ ٹوکن سبسڈی ختم کر کے کھاد کی قیمت کم کر دی جاتی تو آپ کا کاشت کار خوش حال ہو جاتا۔ ہمیں اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ہمارے بہن بھائی کہتے ہیں کہ اس دفعہ فصلوں کا بڑا ریٹ تھا۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! شاہ صاحب غلط بات کر رہے ہیں کیونکہ اس حکومت میں کسان خوش حال ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: No cross talk جی، شاہ صاحب! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ انہیں ہاؤس سے باہر نکالیں میں پھر بات کروں گا۔ انہوں نے مجھے ساری بات ہی بھلا دی ہے۔ یہ non-serious لوگ ہیں اور راجہ صاحب! آپ ہی بتا دیں کہ میں نے آج کسی کے خلاف کوئی بھی بات کی ہے؟ میں اب بات نہیں کر سکتا لہٰذا میں معذرت خواہ ہوں۔ میں اس جبر واستبداد کے دَور میں کیا بات کروں؟

الٰہی ان سماعت مردہ مادر زاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب سعید احمد!

جناب سعید احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یاخاتم النبیین۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس موقع پر اس اسمبلی ہال میں کھڑے ہو کر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے جناب عثمان احمد خان بُزدار کا اور چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمیں اتنا خوبصورت ہاؤس دیا اور جس میں ہم سب ممبران کے لئے جو اپنے اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میں اس پر آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتا

ہوں۔جناب عمران خان کےvision کے مطابق اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ہدایت پر جناب مخدوم ہاشم وزیر خزانہ نے جو عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے میں اس موقع پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔میرے اپوزیشن کے دوست بڑے چیخ چیخ کر اور چلا چلا کر یہ باتیں کہہ رہے تھے کہ یہ عوام دشمن بجٹ ہے۔میں آپ کی وساطت سے انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال قبل جو پچھلی حکومت تھی جنہوں نے اس ملک کے لئے کچھ نہیں کیا اس ملک کو کنگال کر کے رکھ دیا اس ملک کی معیشت کو تباہ کر کے رکھ دیا اس ملک کے لئے سوائے کرپشن کے اور کچھ نہیں کیا۔اگر آج ہمارا ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے جا رہا ہے یہ صرف اور صرف جناب عمران خان کی قائدانہ صلاحیتیں اور عثمان بزدار صاحب کی شب و روز محنت کا نتیجہ ہے۔اس بجٹ میں میرے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے تقریباًدس ارب روپے کا خصوصی پیکج دیا گیا ہے۔میں اس موقع پر یہ خصوصی بجٹ دینے پر چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں ایک نئی یونیورسٹی کے قیام کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کی وساطت سے یہrequest کرنا چاہوں گا کہ میرے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں Agriculture University Faisalabadکےsub-campus جس کی بنیاد 2005میں رکھی گئی تھی۔یونیورسٹی کا76ایکڑ پر محیطsub-campusہے جس میں تقریباً3000طلبہ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔آج اس بجٹ میں ایک نئی یونیورسٹی کے قیام کا اعلان کیا گیا میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اس یونیورسٹی کےsub-campusکو ایک independent universityکا درجہ دیا جائے تاکہ جو ہمارے طلبہ وہاں تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں ان کے لئے ایک مکمل یونیورسٹی کا قیام عمل میں آئے۔

جناب چیئرمین: جی،سعید احمد!wind up کریں۔

جناب سعید احمد: جناب چیئرمین!اس کے ساتھ ساتھ ہمارا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو agriculture کے لحاظ سے بڑا اہم ہے یہ لوئر گوگیرہ برانچ سے جھنگ برانچ کی ٹیلوں تک مشتمل ہے اور اس کا زمینی پانی کڑوا ہے۔میری آپ سے گزارش ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھcitrus کے حوالے سے سرگودھا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے،تمباکو کے لحاظ سے یہ ضلع پہلے نمبر پر ہے اور ہمارے باغات پانی نہ

ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو چکے ہیں اس لئے میری آپ کی وساطت سے Minister Irrigation یہاں موجود ہیں تو ان سے گزارش ہے کہ ہماری جو وارابندی کی جاتی ہے اور سال میں دو بار جو پانی بند کیا جاتا ہے اس وارابندی کو ختم کیا جائے وہ علاقے جن کا پانی میٹھا ہے ان حلقوں کا آپ بیٹنگ بند کر دیں اور جو کڑوے پانی کے علاقے ہیں جہاں پر زمینی پانی اتنا کڑوا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عوام بہت پریشان ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیلتھ کے حوالے سے بھی بہت زیادہ problems ہیں یہاں Hepatitis کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، سعید احمد! اس کو wind up کریں۔

جناب سعید احمد: جناب چیئرمین! میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ اس وارابندی کو ختم کیا جائے کیونکہ ہم seepage کا پانی اپنے پینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور ہماری فصلوں کا بہت نقصان ہو رہا ہے کم از کم اس کو تو دور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب سعید احمد! windup کریں۔

جناب سعید احمد: جناب چیئرمین! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے جناب وزیر خزانہ نے خصوصی پیکج کے فنڈز 100 دن میں release کرنے کا اعلان کیا ہے میں اس پر ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب جناب سجاد حیدر گجر!۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ اب محترمہ اسوہ آفتاب!

محترمہ اسوہ آفتاب: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ایک شعر سے اپنی تقریر کا آغاز کرنا چاہتی ہوں:

جنون تبدیلی موسم محض تقریروں کی حد تک ہے
یہاں جو کچھ نظر آتا ہے صرف تصویروں کی حد تک ہے

جناب چیئرمین! مجھے خوشی ہوتی اگر جناب وزیر خزانہ بھی یہاں موجود ہوتے کیونکہ میں ان کو miss کر رہی ہوں اور میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ آخری بجٹ تو تمغوں کی طرح ہوتے ہیں وہ بجٹ تو حکومتیں میڈلز کی طرح اپنے نام کرتی ہیں کہ ہم نے عوام کی خدمت کے لئے یہ کیا، وہ

کیا جبکہ میں نے اس بجٹ کو پہلے صفحہ سے لے کر آخری صفحہ تک پڑھا ہے اور اس میں جو چیزیں مجھے سمجھ میں آئی ہیں پہلے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ Supplementary Budget کی جو grants بنا رہا ہے اسے grants بھی بنانی نہیں آتیں اس پر operating expenses اور regular allowances کی جو آپ بات کر رہے ہیں اور ایک صفحہ پر جا کر مجھے Small Industries کی مد میں pension liabilities بھی نظر آ رہی ہیں اگر یہی حال رہا تو یہاں جس طرح کی ترقی ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بہنیں اور بھائی دکھا رہے تھے اس پر میرا خیال ہے ہمیں پڑھنے بیٹھنا پڑ جائے گا اور باقی سب چیزیں تو چھوڑیں I'll try and wind it up in just 5 minutes because مجھے پتا ہے کہ سب کا ٹائم بڑا اہم ہے۔

جناب چیئرمین! ہم ہیلتھ کی بات کرتے ہیں صفحہ 386 سے لے کر صفحہ 407 تک صرف THQ and DHQ ہی ہیں جبکہ ان کا اپنا بجٹ 60 فیصد پر چلا گیا اور 40 فیصد lapse کر گیا کیونکہ وہ under utilization تھا جب سارا بجٹ اُٹھا کر آپ supplementary grants پر لے جائیں گے تو وہاں پر ہی آپ utilization لے آئیں گے یہ کس طرح کی planning ہے اور کیا planning ہے؟ اس کا تو بس اللہ ہی مالک ہے۔ جب ہم آگے جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ کورونا کی مد میں 12 ارب روپے کا ایک فراڈ ہوا ہے جس میں خورد برد ہوئی ہے، لوگ بول رہے ہیں، خبریں آ رہی ہیں جس کی ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اس کے علاوہ صفحہ نمبر 547 پر Opex کی مد میں 2.8 billion رکھے گئے ہیں کیوں؟ ان میں ایسی کیا چیزیں ہیں جبکہ میں آج بھی کورونا کی site پر جاتی ہوں تو صرف پاکستان میں total covered مریضوں کی تعداد 1.6 فیصد جن کی vaccination ہو چکی ہے۔ آپ اس کو بھی چھوڑیں immunization کے بارے میں کون بات کرے گا اور EPI کے بارے میں کون بات کرے گا؟ وہ ساری چیزیں جو ہم Opex کے لئے اور please tell me, what is an operating expenditure in your language? کیونکہ مجھے تو سمجھ نہیں آتی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو پہلے unforeseen کی مد میں Opex گھساتے جا رہے ہیں اور ہم بھی بڑے آرام سے پاس کرتے جا رہے ہیں۔ ساڑھے سات کروڑ لوگ ہیں جو poverty line سے نیچے چلے گئے ہیں اور مجھے جو چیزیں سننے کو ملتی ہیں کہ ہمارے نئے وزیر خزانہ جو کہ اپنے عہدے کا حلف 15-اپریل کو لیتے ہیں اور 16-مئی کو ہمارے وزیر اعظم صاحب کہتے ہیں کہ یہ low cost

Housing Bankپر کام کر رہے ہیں تو میری ان سے استدعا ہے کہ لوگوں کو کھانا چاہئے، ان کے بچوں کو ایجوکیشن چاہئے، ان کو دوائیاں چاہئیں یا ان کو گھر چاہئیں آپ کی priorities کب صحیح ہونے والی ہیں آخر مجھے بتائیں کہ آپ اگر کاروبار میں لوگوں کو لائیں گے تو کیا فائدہ ہو گا۔ یہاں پر Small Industries میں 20 کڑور روپے کی pension liabilities پڑی ہوئی ہیں ہم SMEs کو قرضے دیتے ہیں وہ جا کر کاروبار میں لگاتی ہیں وہ commodities بنتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں صرف چھوٹی سی بات کروں گی کہ ہم زراعت کی بڑی بات کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا۔ آپ سبسڈی کی مد میں 500 روپے جیب میں ڈالتے ہیں اور 800 روپے اس کی دوسری جیب سے بلوں کی مد میں اور کبھی مہنگی کھاد کی مد میں نکال لیتے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب کپاس کا یہ حال ہو رہا تھا تو کہاں تھا وہ محکمہ زراعت اور کیوں کسی Gantt Chart پر آپ کی crops کو ڈالا گیا جس کو ہر quarterly review کیا جاتا اور پتا چلتا کہ آپ پہنچ کہاں رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! جو حالات ہیں صوبہ wind up تو ہو ہی جائے گا۔ یہ wind up ہونے والے ہی حالات ہیں لیکن میں یہ چاہوں گی کہ آپ نے جس passion سے باقی لوگوں کو سنا ہے تو تھوڑا وقت مجھے بھی دیجئے۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ میں نے سب کو اسی طرح سنا ہے۔ آپ نے جو وقت لیا ہے وہی وقت دوسروں کو دیا گیا ہے۔ Please آپ wind up کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں آخری بات اس حکومت سے جاننا چاہتی ہوں کہ جب ہم سارے پاکستان کو 1800۔ ارب کے قرضے کے لئے گروی رکھوا چکے ہیں تو جب ہم اپنے لئے قرضے لیتے ہیں تو ہم soft loans لیتے ہیں وہ 2 یا 3 فیصد پر fall کرتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ نے پورا پاکستان بھی گروی رکھ دیا ہے اور ابھی تک وہ شرح حقیقتاً نہیں آئی کہ یہ وہ شرح ہے جس پر ہمیں اس پیسے کو واپس کرنا ہے۔ آپ کی جانب سے قرضوں، قرضوں اور قرضوں کی باتیں سنتے سنتے میرے

کان پک گئے ہیں اور وہ تبدیلی جو میں ہمیشہ اس House میں 10 سال، 10 سال سنتی آئی ہوں کہ اسی 10 سال کی تبدیلی نے اس صوبہ کا complexion بدل دیا ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عابدہ راجہ!

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! میں ملکہ کوہسار کے تمام باسیوں کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت کی بہت زیادہ شکر گزار ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا جبکہ پوری دنیا اور پاکستان میں بھی کرونا کی وجہ سے حالات بہت خراب ہوگئے لیکن پھر بھی بہت اچھا بجٹ پیش کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کروں گی کہ:

غریب اور یتیم کی خدمت ہمارا مقصد ہے
کسی کے کام نہ آئیں تو زندگی کیا ہے

جناب چیئرمین! 79.3 کروڑ روپے پناہ گاہوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ آج اپوزیشن کے ممبران بات کرتے ہیں لیکن انہوں نے تو کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا کہ ان کو شاباش دی جائے۔ یہ صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! عمران خان کی قیادت میں آج کوئی بھی اس ملک کو لوٹ کھسوٹ کر کھا نہیں رہا بلکہ دن رات محنت اور کوشش ہو رہی ہے کہ ملک کو آگے لے کر جایا جائے۔ ہم آج economy میں improve کر رہے ہیں تو ان سے یہ دیکھا نہیں جا رہا۔

جناب چیئرمین! اب میں اپنے حلقہ کی بات کروں گی اور میں بہت شکر گزار ہوں کہ میرے حلقہ کے اندر جہاں ایک پرائمری سکول بھی کئی سالوں سے نہیں بنایا گیا تھا آج بے شمار سکولوں کو نا صرف upgrade کیا گیا ہے بلکہ کوہسار یونیورسٹی کا ہمیں تحفہ دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
اس بجٹ میں اس کے لئے خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس کے لئے ہم شکر گزار ہیں۔

جناب چیئرمین! حمزہ شہباز شریف نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مری کے گورنر ہاؤس میں یونیورسٹی بنائیں گے۔ وہ تو کچھ بھی نہیں بنا سکے یونیورسٹی تو کیا وہ ایک کالج بھی نہیں بنا سکے لیکن

عثمان بزدار صاحب نے مری کے پنجاب ہاؤس کو یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا ہے اس کے لئے یہ حکومت مبارکباد کی مستحق ہے۔ مری کا پنجاب ہاؤس جہاں یہ سارا خاندان picnic منانے جاتا تھا اس کو آج یونیورسٹی میں convert کیا گیا ہے اور جہاں پر ہماری آنے والی نسلیں تمام بچے اور بچیاں پڑھ لکھ کر اس ملک کا نام روشن کریں گی۔ یہ جب وہاں picnic منا رہے ہوتے تھے تو ملکہ کوہسار کے لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہوتے تھے۔ آج اس حکومت نے وہاں دھار جاوا واٹر سپلائی کا تحفہ دیا ہے۔ ہم اس حکومت کے شکر گزار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑا سا وقت چاہئے۔ ہم جب صحت کی بات کرتے ہیں تو مری سینٹوریم ہسپتال کو upgrade کر دیا گیا ہے۔ یہ مری کے لوگوں کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ tsunami trees ہمارے وزیراعظم کا vision ہے۔ انہوں نے جنگلوں کو تباہ کر دیا تھا وہاں پر ہمارے وزیراعظم نے جن کو international level پر بھی بہت زیادہ سراہا جا رہا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی عوام سے کہا جا رہا ہے کہ پودے لگائیں۔ آج ہمارے ملک میں ہر بندہ پودا لگانے کا خواہشمند ہے۔ میں آپ سے اس وقت درخواست کروں گی کہ ہمارے علاقہ میں کچھ قبضہ مافیا ہیں جو انہی کا تحفہ ہیں وہ ہمارے جنگلات کو آج بھی کاٹ کر کھا رہے ہیں۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ جو لوگ ہمارے جنگلوں کو ختم کر رہے ہیں، ہمارے پہاڑوں کو ختم کر رہے ہیں ان کو ضرور سزا دی جائے۔ میں اس کے علاوہ یہ بھی بات کروں گی کہ مری میں construction کی اجازت دی گئی ہے اور سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ آج وہاں پر جو سوسائٹیاں بنائی جا رہی ہیں وہ وہی پرانے (ن) لیگ کے لوگ ہیں۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ وہاں پر جو غیر قانونی تعمیرات کی جا رہی ہیں ان کو بند کیا جائے تاکہ ہم اپنے جنگلات، درختوں، جانوروں اور قدرتی ماحول کو بچا لیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ وہاں پر جو غیر قانونی تعمیرات ہو رہی ہیں، سوسائٹیاں بنائی جا رہی ہیں وہ تمام فی الفور بند کی جائیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ پچھلے کئی دنوں سے ہم نے یہاں پر جھوٹے دعوے سنے، جھوٹے وعدے سنے اور ہمارے کان سننے کو ترس گئے کہ اس بجٹ کے اندر عوام کی سہولت کے لئے بھی کوئی بات کی جائے گی۔ اس بجٹ میں آپ عوام کو کیا فائدہ دینے جارہے ہیں اس کی کوئی بات کی جائے گی لیکن نہیں کی گئی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ بجٹ سے متعلق سب سے بڑا سچ جاننا ہو تو غریب عوام کے kitchen سے معلوم کریں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ بجٹ عام آدمی کے لئے ہے بھی یا نہیں۔

جناب چیئر مین! چور، چور اور چور کا نعرے لگا کر ہر وقت آپ اپنی کارکردگی کو چھپا نہیں سکتے۔ آپ تین سال سے لگاتار بجٹ بنا کر عوام کو صرف یہ بتا رہے ہیں کہ چوری ہوئی ہے۔ آپ نے تین سال سے یہ تو نہیں بتایا کہ آپ کی کارکردگی کیا ہے۔ کیا آپ ان کی کارکردگی دیکھنا چاہتے ہیں تو آیئے میں آپ کو لاہور کی ان سڑکوں پر لے کر چلتی ہوں جہاں پر گندگی کے ڈھیر ان کا منہ چڑا رہے ہیں؟ آیئے میں آپ کو اس غریب عوام کے kitchen کی طرف لے کر چلتی ہوں جہاں غریب عوام ان کی جانوں کو رو رہے ہیں۔ آیئے نئے پاکستان اور تبدیلی کے پاکستان کی سیر کو چلتے ہیں وہاں پر آپ کو بھوک، ننگ اور بے روزگاری کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ آپ کو مہنگے پٹرول کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ آپ کو خوشامدیوں کے ان ٹولوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! یہاں بڑی باتیں کی جاتی رہیں کہ پچھلی حکومت نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔ میرے ہاتھ میں ان تمام ممبران کی تقاریر موجود ہیں۔ وہ میرے بھائی اور بہنیں محترم ہیں جو بطور اپوزیشن ممبر یہاں تقاریر کرتے رہے۔ میں جن کے الفاظ کو quote کر رہی ہوں وہ محترم یہاں موجود ہیں میں ان کا نام نہیں لیتی ان کو پتا چل جائے گا کہ ان کے الفاظ کو quote کیا جارہا ہے کہ "جو ضمنی بجٹ گورنمنٹ کی طرف سے اپنے گناہ چھپانے کے لئے پیش کئے جارہے ہیں" مجھے آج بتایئے کہ آج ضمنی بجٹ پیش کر کے کون سے گناہ چھپانے کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ یہ بار بار کہا کرتے تھے کہ "ضمنی بجٹ کو پیش کرنا جمہوریت کے نام پر دھبہ ہے" تو آپ نے آج یہاں کون سی جمہوریت کا بول بالا کر دیا ہے۔ آپ پانچ سال یہاں اسمبلی کے اندر جو تقاریر کرتے رہے ہیں تو آج

یہاں اسمبلی میں بڑے حوصلے کے ساتھ کھڑے ہو کر بولیں کہ ہم وہ سب کچھ جھوٹ بولتے رہے ہیں یا پھر یہ بتائیں کہ آج آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کرپشن کا بازار گرم ہے۔ ان کی کرپشن کی کہانیاں چاروں طرف زبان زد عام ہیں۔ ان کی کرپشن کی کہانیوں کو بچہ بچہ سمجھتا ہے۔ یہ کیا سمجھتے ہیں کہ ان کی solid waste کے اندر کی ہوئی کرپشن کو یہ چھپالیں گے۔ میرے بھائی ہیں اور میرے محترم ہیں اُس دن یہاں بیٹھ کر بڑے دعوے کر رہے تھے اور یہ اپنی تقریر میں نقلیں اتار اتار کر باتیں کر رہے تھے کہ میں نے کرپشن پر یہ کر دیا وہ کر دیا۔ یہ اپنی کرپشن کیسے چھپائیں گے؟ یہ بتائیں کہ solid waste کے اندر کیا معاملات چلا رہے ہیں، کن کن کمپنیوں کو oblige کرنے کے لئے لاہور کو گندگی کے ڈھیروں پر آپ نے ڈال دیا ہے۔ آپ صاف پانی کی کیا بات کرتے ہیں۔ میں کون کون سا نام لوں، میں ادویات مافیا کا نام لوں، ان آٹا چینی مافیا کا نام لوں، ان گیس چور مافیا کا نام لوں اور غریبوں کی ادویات کھا جانے والے مافیا کا نام لوں یہاں کس کس کا نام لیا جائے؟ کیا آپ نے ایسا کون سا کام کیا ہے کہ بجٹ کے اندر یہ grants دی جائیں۔ آپ نے خواتین کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا جو ادارے 2018 تک ہم بنا کر گئے ہیں آپ ان کو continue ہی نہیں کر سکے۔ وہ تمام ادارے تالا بند ہیں۔

جناب چیئرمین! Youth کے لئے اس بجٹ میں کیا ہے اور آپ کس چیز کی grant مانگ رہے ہیں؟ یہ بجٹ عوام دشمن بجٹ ضرور ہے۔ یہ ریاستی بجٹ عوام دشمن بجٹ ضرور ہو سکتا ہے لیکن عوام دوست نہیں ہو سکتا۔ میں آپ سے اتنی بات کہوں گی کہ ہم اس بجٹ کو نامنظور کرتے ہیں۔ یہ عوام کے حق میں کبھی تھا، ہے اور نہ ہو گا۔ ہاں اتنی بات ضرور کہوں گی کہ سڑکیں بنائے بغیر کمیشن کھانے کی سکیم انہوں نے ضرور متعارف کرا دی ہے۔ وزیر اعظم ہاؤس میں نہ رہنے کا دعویٰ کرنے والوں نے ایک ارب 9 کروڑ روپے کی چائے ضرور پی لی ہے اور یہ غریبوں کی ادویات کھا کر باتیں ایمانداری کی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترم ندیم قریشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔:جناب چیئرمین!بہت شکریہ۔میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے ایک اہم معاملہ کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔آج سے کوئی پانچ یا چھ روز پہلے social media پر قرآن پاک کے ترجمہ میں کوئی تحریف کی گی۔جناب چیئرمین جس جگہ ہم بیٹھے ہیں آپ کے بالکل سر کے اوپر لکھا ہے قال قال یا رسول اللہ ﷺ اور یہ وہ جھومر ہے جس مسلمان کے ماتھے پر سجا رہے گا، اس کے ایمان پر شک ہو گا اور نہ دین محمدی کے رابطہ میں کوئی شک ہو سکتا ہے۔وہ چار لوگ جنہوں نے قرآن پاک کی تحریف کی وہ گرفتار کئے گے Cyber Crime والوں نے ان کو گرفتار کیا لیکن پچھلے دو روز سے ایک پورا گروہ ان کو اس کیس سے باہر نکلوانے کے لئے کوششوں میں مصروف ہے۔میں آپ سے یہ عرض کروں گا پنجاب اسمبلی کی اس بلڈنگ نے پوری دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا جو جھنڈا اٹھایا ہوا ہے ہماری جان تو جا سکتی ہے ہم اس کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔میں سمجھتا ہوں آج وقت ہے یہ ایوان both sides سے Opposition Benches ہوں یا Government Benches ہوں یہ فیصلہ کریں کہ جو لوگ ہمارے خلاف اس طرح کی activities کر رہے ہیں ان کو نا صرف عبرت کا نشان بنایا جائے بلکہ یہ ثابت کیا جائے کہ پاکستان اگر اقلیتوں کو تحفظ دینے والا ملک ہے اگر یہاں بسنے والے ہر پاکستانی کا ملک ہے تو پاکستان اپنے اسلاف اور دین کے خلاف سازش کرنے والوں کو برداشت نہیں کرے گا۔میں ایک بار پھر جناب وزیر خزانہ پنجاب ہاشم جواں بخت اور اپنے قائد جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔بجٹ کی منظوری کے بعد جب ہم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے میں شہر ملتان کا بیٹا ہوں جنوبی پنجاب سے میرا تعلق ہے اور مجھے فخر ہے کہ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے South Punjab محرومیوں میں ڈوبا ہوا خطہ ہے ابھی میری بہن راحیلہ صاحبہ گفتگو فرما رہی تھیں اور ان سب کا بھی یہی issue ہے یہ اپنی بات کر کے اپنے بارے میں ہونے والی بات کو ثبوتوں کے ساتھ سنتے نہیں ہیں وہ South Punjab جس کو 72 سال بیوقوف بنایا گیا ہم last Saturday & Sunday کو اپنے شہروں میں موجود تھے وہاں کا ادیب، وہاں کا شاعر، وہاں کا کالم نویس عثمان بزدار کو پاکستان تحریک انصاف کو اور عمران خان کو اس طرح سے خراج تحسین پیش کر رہا ہے جس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔چولستان کی زمینیں ہوں یا اولیاء کا ملتان یا پھر ڈی جی

خان کے پہاڑ ہوں ہر طرف سے ایک ہی صدا بلند ہو رہی ہے۔ کسی نے جنوبی پنجاب کے ساڑھے 4 کروڑ لوگوں کو اگر حق دیا ہے تو وہ جناب عثمان احمد خان بُزدار ہے وہ شخص جو نا صرف منکسر المزاج اور عاجزی والا ہے جس شخص نے تین سال بے پناہ بے جا سازشوں اور تنقید کا سامنا کیا لیکن وہ کسی نے کہا اللہ جس سے چاہے کام لے اللہ نے یہ کام پاکستان تحریک انصاف سے لیا۔

جناب چیئرمین! اللہ نے یہ کام آپ کی اس چیئر سے لیا اور ایوان میں بیٹھے ہوئے ہمارے وہ دوست جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں جنوبی پنجاب کے لوگوں کو پہلی بار یہ موقع دیا کہ ان کی علیحدہ ADP بنے اور ان کا جو بجٹ مختص ہوا وہ وہیں پر خرچ ہو گا۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ بھکر ہو میانوالی ہو یا خیر پور ٹامیوالی ہو یا شہر ملتان کی گلیاں ہوں یہ آنے والا وقت ثابت کرے گا جس طرح South Punjab نے عمران کو اور بلے کے نشان پر مہر لگا کر status quo کی طاقتوں کو شکست دی تھی یہی جنوبی پنجاب انشاءاللہ 2023 کے انتخابات میں بھی ثابت کرے گا پاکستان کا اگر حقیقی حکمران ہے جو غریب عوام کا درد رکھتا ہے جو معاشرے میں موجود ہر محروم طبقوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو کسی بیرونی طاقت سے ڈرتا ہے اور نہ ہی کسی اندرونی سازش سے ڈرتا ہے اس کا نام عمران خان ہے۔

جناب چیئرمین: جی please wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے چند سیکنڈ اور لوں گا میں سمجھتا ہوں ہمارے لئے یہ خوش آئند بات ہے ہم اپنے دل کا اظہار کرتے ہیں لیکن وہ لوگ جو دائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے 35 سال حکمرانی کی آج بھی قائد ایوان کی list کو دیکھتے ہیں تو ان کے ماتھوں پر بل پڑ جاتے ہیں۔ ان تیوریوں پر بل پڑ جاتے ہیں، ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتے تھے کہ چند مخصوص خاندان اس ساڑھے بارہ کروڑ عوام کے اس صوبے پر حکمرانی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ان کو اندازہ نہیں تھا کہ سرائیکی وسیب کا ایک بیٹا نہ صرف اپر پنجاب، سنٹرل پنجاب اور جنوبی پنجاب کو پنجاب ڈویلپمنٹ پیکج دے کر پورا پنجاب ہمارا پنجاب کرکے پنجاب

کے ایک ایک ضلع کو برابر حصہ دے کر یہ ثابت کرے گا کہ پنجاب انشاءاللہ پاکستان کو lead کرے گا۔

ایک شعر عرض کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا:

خدا کرے کہ مری ارض پاک پر اترے

کیونکہ محمد علی جناحؒ کی یہ تصویر ہمیں inspire بھی کرتی ہے ہمیں حوصلہ اور پیغام دیتی ہے کہ status quo کی قوتوں کے خلاف اور معاشی دہشت گردوں کے خلاف جنہوں نے پاکستان کے سرمائے چورائے آپ نے ڈرنا نہیں ہے۔ایک شعر عرض کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشہءزوال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

جناب چیئرمین: جناب محمد ندیم قریشی! آپ نے جو ذکر کیا قرآن پاک میں جان بوجھ کر غلطی کرنے والوں کا تو سدباب ہونا چاہئے۔جی، محترمہ طحیانون!

MS TAHIA NOON: Mr Chairman! with the permission of chair can I speak in English?

MR CHAIRMAN: Yes.

MS TAHIA NOON: Mr Chairman! Thank you, The Supplementary Budget allocated for 61% of its entire sum to one Demand No.21 was for wheat and sugar. And the all reason both of these were required was simply due to the mismanagement of the PTI Government. Meanwhile 50% of Punjab stakeholders women were neglected and suffering. In fact, last year they were given the lowest budget allocation since 2015 and the allocation given in this

Supplementary Budget to wheat and sugar is a measly 0.29% of the entire allocation for women. Last year, there were 3700 cases of rape, 219 cases of gang rape, 456 cases of child rape and this is not to mention that thousands of cases of female kidnapping and honour-killings. Every day we read or hear another such brutal sexual crime. Please remember that these are just the tip of the iceberg. The majority are unreported. We learn of clerics; we learn of university students, professors, females, male, children and we learn of elderly women; we learn of those who are mentally and physically challenged in our society, all becoming victims.

Mr Chairman! These are people from all walks of life men, women and children all in different situations and circumstances. Not a single one of them this is what they hadn't common that not a single one of them earned or deserve to become a victim. The guilt of the crime lies solely with the perpetrator. If tomorrow, I am robbed up my phone; it is not my fault that my phone attracted the thief. The fault is with the criminal who stole my phone. Being tempted is not a license to breaking the Law. Victim blaming is shameful; victim blaming is dangerous; victim blaming is regressive. We have had law enforcement, senior officials and other authoritative voices not condemning this. By not refuting condemning and countering this victim blame, the senior members of our society who hold positions of great responsibility are allowing a dangerous narrative to become acceptable.

Mr Chairman! This is not responsible and this is absolutely unacceptable. The state cannot validate the perpetrator. This narrative will and has permeated to our police and other segments of our society. Sadly the results are the horrific numbers that we see today - what has led to this narrative. The PML (N) initiatives for women were continuously varied - Gender mainstreaming was a priority and tackled Multi-sectorally. The Violence Against Women Act, the Violence Against Women Centre, Women's Empowerment Package, Gender Parity Report, Legal Aid, Land Revenue Amendments and many more initiatives for women. The PTI Government has been regressive for women's development. The Chairperson of the Women's Commission was removed years ago and that seat is still vacant.

Mr. Chairman! This seat was an integral in providing an average woman to be able to reach law enforcement and legal aid. The Violence against Women Center has been denied the funds it required to fully function. The Women on Wheels Program has been stopped. "Zewar-e-Taleem" program has been stopped. Unfortunately, despite data and reports illustrating the dire need for funds towards women's development the Government chose to completely ignore them. No additional funds were allocated for 50 % of Punjab stakeholders. Thank you.

جناب چیئرمین: سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں تاریخی بجٹ پیش کرنے پر وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین اور سلام پیش کرتا ہوں۔ تخت لاہور پر جو لوگ سابقہ ادوار میں حکومتیں کرتے رہے، ان سے نجات پر اپنے پنجاب کی عوام کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہاں پر کچھ دوست جو ہمیشہ برسر اقتدار رہے، جن کا تعلق میرے ہی علاقے ڈیرہ غازی خان سے رہا، وہ لوگ جنہوں نے علاقے کی پسماندگی دُور کرنے کے لئے اِقتدار اور حکومت میں ہونے کے باوجود کچھ نہ کیا۔ آج وہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے اُوپر تنقید کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے بڑے شرم کا مقام ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرا علاقہ ٹرائیبل ایریا پر مشتمل ہے جہاں کے لوگوں کے شناختی کارڈ کے اوپر علاقہ غیر لکھا جاتا تھا، چیف منسٹر پنجاب نے ٹرائیبل ایریا کے اس علاقہ غیر یعنی "کوہ سلیمان" کو تحصیل کا درجہ دیا اور اب لوگوں کے شناختی کارڈز کے اوپر کوہ سلیمان تحصیل لکھی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں پر فورٹ منرو کی بات کی گئی تو فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو صرف فورٹ منرو کے 10 مواضعات کے اوپر مشتمل تھی، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اسے کوہ سلیمان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا درجہ دے کر تحصیل کوہ سلیمان کے لوگوں کے اوپر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کوہ سلیمان ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو کہ دو اضلاع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں fall کر رہی ہے تو اس اتھارٹی کے ذریعے ان علاقوں کے اندر ریکارڈ ترقیاتی کام کیا جا رہا ہے۔ پہلے ادوار میں جنوبی پنجاب کا بجٹ ضرور مختص ہوتا تھا لیکن صرف اِعلانات کی حد تک اور پھر وہ پیسا اُٹھا کر یہاں لاہور کے اندر اورنج ٹرین بنادی گئی اور 200۔ارب روپے سے زائد کے اس منصوبے کو چلانے کے لئے اب ہمیں پیسے دینے پڑ رہے ہیں۔ ہمارے جنوبی پنجاب کو cut لگا کر جنوبی پنجاب سے پیسا اُٹھا کر یہاں لاہور میں اورنج ٹرین چلانے والے آج اِس وقت اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھے ہیں اور یہ ہمیشہ اِنہی بنچوں پر بیٹھے رہیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے علاقے میں عورتیں سڑکوں کے اُوپر بچے جنم دیتی تھیں جو کہ سابقہ حکمرانوں کے لئے شرم کا مقام ہے اور میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار خان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ الحمدللہ انہوں نے وہاں کے ہسپتال کو اپ گریڈ کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! سابقہ حکومت کی امن و امان کی صورت حال پر بات کی جائے تو سابقہ حکومت نے ہمارے علاقے میں" چھوٹو گینگ" دیا اور ہمارے علاقے میں "لادی گینگ" دیا۔ اب ہماری حکومت "چھوٹو گینگ" اور "لادی گینگ" کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے ان کا صفایا کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: دریشک صاحب! جلدی سے wind up کیجئے گا۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب چیئرمین! میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ ہمارے علاقے میں کوہ سلیمان کا ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں پر لوگ پانی کی بُوند کو ترستے تھے۔ آپ یقین کریں کہ جب میں الیکشن campaign کے دوران پہاڑوں میں گیا تو وہاں پر ہمارا روایتی بلوچی حال احوال ہوتا ہے تو ایک بندے نے مجھے "حال" دیتے ہوئے کہا کہ اِس سال بارشیں نہیں ہوئیں اور 12 کلومیٹر دُور ایک بڑا تالاب ہے جس میں بارشوں کا تھوڑا سا پانی باقی ہے جہاں سے ہماری بچیاں اور عورتیں گدھوں کے اُوپر، گھوڑوں کے اُوپر اور خچروں کے اُوپر 12 کلومیٹر دُور اِس تالاب سے پانی لے کر آتی ہیں اور جب ہمارا بچہ پانی مانگتا ہے تو ہم اِس کو ایک گھُونٹ پانی کا دیتے ہیں۔ جب وہ کہتا ہے کہ " ابا، مجھے اور پیاس لگی ہے مجھے اور پانی چاہئے" تو ہم اِسے کہتے ہیں کہ " بیٹا، سو جاؤ اور صبح اٹھو گے تو پھر ایک اور گھُونٹ پانی کا دیں گے" تو یہ سابقہ حکومت کے کارنامے تھے۔ آج وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں پر پہاڑ کے اندر ہر بستی میں بغیر کسی تفریق کے سولر سسٹم بور کروا دیے ہیں تاکہ ہر بندے کو پینے کے پانی کی سہولیات میسر ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! سخی سرور سے متعلق بات کروں گا کہ میری وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ "سخی سرور" کو تحصیل کا درجہ دیا جائے کیونکہ یہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو تحصیل کوٹ چھُٹہ لگتی ہے جو وہاں سے 50 کلومیٹر دُور ہے۔ وہاں کے لوگوں کو اپنے کوئی بھی documents attest کروانے کے لئے 50 / 60 کلومیٹر دُور جانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر جام پُور کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ وہاں کے لوگوں کی demand ہے کہ جام پُور کو ضلع بنایا جائے اور میں اِس کے حق میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور یہاں پر بیٹھے ہوئے کابینہ ممبران کو request کروں گا کہ جام پُور کو ضلع کا درجہ دیا جائے اور اِس

کے ساتھ داجل اور محمد پور کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ اسی طرح irrigation کے اُوپر بات کرکے اجازت چاہوں گا کہ رُوجھان کا علاقہ جو کہ نہری سسٹم کا بالکل tail ہے اور end بنتا ہے تو وہاں پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تا کہ وہاں کے لوگوں کے رقبے سیراب ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! سابقہ حکومت نے پنجاب کو جو گندا کیا ہے تو ابھی تین سالوں میں اِن کا گند صاف کرکے انشاء اللہ ہم ترقی کی راہ پر چل پڑے ہیں جس پر میں وزیراعظم عمران خان کو سلام پیش کرتا ہوں اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو سلام پیش کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد اور وزیراعلیٰ پنجاب زندہ باد۔

جناب چیئرمین: محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس نئی اور عالیشان اسمبلی میں یہ پہلا اجلاس جاری ہے سب نے بہت دل کھول کر مبارکبادیں دیں اور ظاہر ہے مبارک بنتی بھی تھی لیکن ان کی مبارکوں پر ہماری طرف سے اعتراضات آئے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اعتراضات اس بلڈنگ پر نہیں ان حالات پر آئے جن حالات میں یہ 2.5۔ ارب روپے سے اس بلڈنگ کو بنایا۔ جب اس اسمبلی سے باہر نکلتے ہیں تو دل پھٹتا ہے کیونکہ لوگوں کے پاس روٹی ہے، بجلی ہے، پانی ہے، گیس ہے اور نہ ادویات ہیں۔ لوگ مہنگائی کے بوجھ تلے پِس کر مر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کسی بھی عوامی لیڈر کا دل پھٹے گا۔ مگر میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس اسمبلی پر مبارکباد دینا ان کا حق ہے کیونکہ جو خود ساڑھے تین سالوں میں ایک پبلک ٹائلٹ نہ بنا سکے وہ جناب پرویز الٰہی کی بنائی ہوئی اسمبلی پر مبارکباد ضرور دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جناب چیئرمین! عوام کا درد کبھی بھی مُنتخب وزیراعظم کو نہیں ہوتا، عوام کا درد ہمیشہ مُنتخب وزیراعظم کو ہی ہوتا ہے اور مُنتخب وزیراعظم ہی عوام کو ریلیف دیتے ہیں۔ ایک مزید بجٹ جو اس نااہل ٹولے نے پیش کیا جو صرف الفاظ کا گورکھ دھندا ہے اور تین سالوں سے عوام کو مہنگائی کی چکی میں پِیسا جا رہا ہے لیکن ان کا پیٹ نہیں بھرا۔ ان کتابوں میں دیئے گئے تمام منصوبے صرف ان کتابوں کی زینت بن کر رہ جاتے ہیں۔ ان کے بنائے ہوئے ایک منصوبے کی بھی کوئی حقیقت اس کتاب سے باہر نہیں ہے۔ کہتے تھے کہ سکول بنائیں گے، ہسپتال بنائیں گے اور یونیورسٹی

بنائیں گے۔ پوچھنا یہ ہے کہ جو پچھلے سال کے بجٹ میں منصوبے دیئے گئے تھے کیا وہ بن گئے ہیں؟ کئی سال سے قوم کو لارا دے رہے ہیں کہ جنوبی پنجاب صوبہ بنے گا اور اس سال جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا لارا لگا دیا۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جنوبی پنجاب کب بنے گا صوبہ؟ ان کے وعدے جھوٹے ہیں اور ان کے منصوبے بھی جھوٹے ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر، دو سو معاشی ماہرین کی ٹیم، Billion Tree Tsunami اور وہ دو سو ارب جو انہوں نے آئی ایم ایف کے منہ پر مارنے تھے یہ سب ان کے جھوٹے وعدے اور جھوٹے دعوے ہیں۔ یہ بجٹ اسی طرح کے لطیفوں پر مشتمل ہے جیسے سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، جیسے سال میں بارہ موسم ہوتے ہیں، سمندر سے گیس لیک ہو جاتی ہے، سپیڈ کی لائٹ سے ٹرین چلتی ہے، درخت رات کو آکسیجن produce کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے معاشی ترقی کے دعوے بالکل اسی طرح ہیں جس طرح جرمنی اور جاپان ہمسایہ ممالک ہیں۔ یہ جو قائد قلت ہم پر مسلط ہے، یہ جو جادو ٹونے کی سرکار ہم پر مسلط ہے، وہ کہتا تھا کہ سب کو رلاؤں گا تو آج سب رو رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی نہیں ہے۔ اگر آپ مہنگائی دیکھنا چاہتے ہیں تو اُس گھر میں جائیں جہاں ماں باپ بچوں کو دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے کھلاتے ہیں۔ اگر مہنگائی دیکھنی ہے تو اس گھر میں جائیں جہاں ماں باپ مہنگی بجلی کے دکھ سے رات کو پنکھا نہیں چلاتے۔ انہوں نے ڈیری پراڈکٹس پر 17 فیصد ٹیکس لگایا اور پھر واپس لینے کا ڈرامہ کیا مگر ڈیری انڈسٹری پر zero rating tax بحال نہیں کیا جس کی وجہ سے آنے والے وقتوں میں ہمارے بچے دودھ جیسی نعمت سے پوری طرح محروم ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں wind up کروں گی مجھے دو منٹ چاہئیں۔ ہمارے بچے دودھ پئیں یا نہ پئیں لیکن کپتان خان کا کتا باہر سے منگوایا ہوا کھانا کھائے گا اور شیمپو سے نہائے گا۔ اس لئے کہ وہ کپتان خان کا کتا ہے چڑیا گھر کا ہاتھی نہیں۔ جس ہاتھی کو انہوں نے کمبوڈیا واپس بھیج دیا۔ پچھلے تین بجٹ کی کتابیں اور اس چوتھے بجٹ کی کتاب رکھ کر ان کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ یہ چور بھی ہیں اور کام چور بھی ہیں۔ 450۔ ارب روپے کی چینی چوری کی، 122۔ ارب روپے ایل این جی

، اڑھائی سو ارب روپے گندم، 1200 ارب روپے کورونا ویکسین، 2300- ارب روپے زکوۃ فنڈ، 23- ارب روپے رِنگ روڈ میں چوری کی لیکن چور کون ہے؟ شہباز شریف۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: یہ اس شہباز شریف کو چور کہتے ہیں جس نے پاور پراجیکٹس، یونیورسٹیاں، ہسپتال، ایکسپریس ویز اور موٹر ویز بنائیں۔ کہتے ہیں کہ شہباز شریف چینی پر سبسڈی دیتا تھا تو میں انہیں بتادوں کہ اُس وقت چینی 55 روپے کلو تھی اور آج 120 روپے فی کلو ہے۔ انہوں نے کہا کہ حمزہ شہباز مرغی کا ریٹ نکالتا تھا تو انہیں بتاتی چلوں کہ اُس وقت مرغی 120 روپے کلو تھی اور آج 500 روپے سے اوپر ہے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار جواب دیں کہ آج مرغی کا ریٹ کہاں سے آتا ہے؟ یہ جس پنجاب کو بزداری سازش کے تحت تباہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد اختر ملک!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی بات کی تھی کہ یہ واحد بجٹ ہے جو انسانوں پر لگایا جارہا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کوئی مالٹا ٹرین نہیں ہے، کوئی سستی روٹی چوری سکیم نہیں ہے، کوئی نیلی پیلی ٹیکسی نہیں ہے، کوئی ایسے پراجیکٹس نہیں ہیں جن پر لوگوں کا اربوں روپیہ لگا کر کمیشن کھائی جائے۔ آج تحقیقاتی ادارے پوچھتے ہیں کہ بتائیں کہ یہ 25- ارب روپیہ کہاں سے آیا ہے؟ تو کہتے ہیں کہ پتا نہیں کوئی اللہ کا بندہ میرے اکاؤنٹ میں ڈال گیا ہے۔ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! ہم بھی رات کو دو تین دفعہ اپنے موبائل پر WhatsApp message دیکھتے ہیں کہ شاید ہمارے کھاتے میں بھی کوئی ایک دو ارب ڈال دے۔ یہ کتنا لوگوں کو بے وقوف بنائیں گے اور لوگ کتنا بے وقوف بنیں گے؟ اب ان کا ٹائم گزر چکا ہے۔ جناب عمران خان نے کہا تھا کہ میں اس لیڈر شپ کو جو 35 سال سے اس ملک پر قابض تھی رلاؤں گا۔ آج کسی کی چیخیں لندن سے

آتی ہیں، کسی کی چیخیں جیلوں سے آتی ہیں، کوئی نیب اور ایف آئی اے کے دفتر سے اپنے اکاؤنٹ ڈھونڈتا پھر رہا ہے کہ کون کون لوگ ہمارے اکاؤنٹس میں پیسے ڈال گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! باتیں کرنے کو تو بہت ہیں لیکن میری ان کو ایک تجویز ہے۔ یہ قوم کے سامنے جائیں، ان سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں، ان کا ازالہ کریں اور پھر قوم سے کہیں کہ اب ہم انسان بن گئے ہیں ہمیں دوبارہ موقع دیں۔ آج بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دس سال مل جاتے تو ہم ہسپتال کھڑے کر دیتے، ہم روڈ سٹر کچر کھڑا کر دیتے پتا نہیں ان کو ابھی تک کیوں نہیں سمجھ آئی۔ انہوں نے عوام اور غریب لوگوں کا پیسا کھایا ہے۔ ہسپتالوں میں ایک ایک بیڈ پر چار چار مریض ہوتے تھے۔ انہوں نے ان کے لئے کوئی ہسپتال بنایا اور نہ کوئی کالجز بنائے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے روڈ سٹر کچر بنایا۔ ہر روڈ سٹر کچر کے پیچھے ان کی کہانیاں ہیں اور کرپشن کی پوری داستانیں رقم ہیں۔ ہر پراجیکٹ کے پیچھے ان کی کرپشن کے پورے مینار کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ جو انرجی میں ظلم کر کے گئے ہیں کیونکہ میرے پاس انرجی کا portfolio ہے۔ انرجی میں capacity charges کی مد میں اس انداز سے اس ملک اور قوم کو تباہ و برباد کیا گیا کہ جس کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔ ہمیں رات کو نیند نہیں آتی کہ یہ capacity charges کی مد میں غریبوں کے اوپر اتنا بوجھ لاد کر چلے گئے ہیں یہ لوگ بل کیسے بھریں گے اور کب تک بھرتے رہیں گے؟ آج یہ پنجاب کی بات کرتے ہیں جب جناب پرویز الٰہی اس صوبہ کو چھوڑ کر گئے تھے تو اس وقت یہ سات سو ارب سرپلس تھا اور جب یہ گئے تو صوبے کو 1300۔ ارب کا مقروض کر کے گئے۔ گندم کی خریداری میں انہوں نے بنک سے جو قرضہ لیا وہ ساڑھے چار پانچ سو ارب کا تھا۔ آپ دیکھیں کبھی "قرض اتارو ملک سنوارو" سکیم آتی تھی، سیلاب زدگان کی جو باہر سے امداد آتی تھی انہوں نے وہ بھی نہیں چھوڑی اور تو اور جو لوگوں کے Benevolent Funds پڑے تھے جو غریبوں اور مسکینوں کا حق ہے وہ بھی نہیں چھوڑا۔ انہوں نے ایک ایک چیز پر ڈاکا مارا ہے۔ ہمارا لیڈر عمران خان صحیح کہتا ہے کہ یہ ڈاکو اور چور ہیں اور انشاءاللہ ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ان کو ایک بات بتاؤں گا کہ مری میں کوئی ہمارے ہیلی کاپٹر ناشتے لے کر نہیں جاتے اور ہمارے ہیلی کاپٹر لاہور سے نہاری لے کر نہیں جاتے۔ میرے

خیال میں ان کے جتنے Camp Offices تھے ہمارے اتنے سرکاری offices نہیں ہیں۔ ان کے Camp Offices کی تعداد دیکھ لیں، رائیونڈ میں ان کی سکیورٹی پر کوئی دو سے تین ہزار بندہ تعینات تھا۔ آپ کس کس بات پر کہیں گے کہ ان کے یہ کارنامے ہیں، یہ صرف اور صرف ملک اور قوم پر بوجھ تھے۔ اللہ کے فضل و کرم سے جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کے آنے سے ہماری یہ ٹیم پاکستان کو صحیح direction پر لگانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ان سے اب یہ ترقی ہضم ہو رہی ہے اور نہ ان سے وہ چیزیں ہضم ہو رہی ہیں، ان کا پیسا بھی خطرے میں ہے، ان کا مستقبل بھی خطرے میں ہے اور ان کی دکانداری بھی خطرے میں ہے۔ انشاءاللہ پاکستان تحریک انصاف جو وعدہ کر کے آئی تھی تو یہ بجٹ اس ترقی کی غمازی کرتا ہے۔ ہمارے دو سال رہتے ہیں اور ہمارے جو اگلے دو بجٹ ہوں گے وہ پاکستان کی تاریخ کو اور بھی بدل لیں گے۔ آپ نے دیکھا کہ گرین پاسپورٹ کی جو قدر ہے، ایک اس وزیراعظم کو دیکھتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے کہ اسے امریکہ میں enter ہونے کے لئے کپڑے اتارنے پڑے اور ایک ہمارا وزیراعظم ہے کہ جو کہتا ہے کہ "Absolutely Not" اب یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہے کہ انڈیا کو آموں کے تحفے بھیجے اور ساڑھیوں کے تحفے بھیجیں اور بغیر ویزے پر بلا کر شادیاں attend کرائیں۔ اب پاکستان بدل چکا ہے، اب پاکستان عمران خان کے ساتھ کھڑا ہے اور جس کا کوئی ذاتی ایجنڈا نہیں ہے۔ اگر عمران خان آیا ہے تو وہ بنک بیلنس بنانے کے لئے نہیں آیا، عمران خان آیا ہے تو اس کو اپنے بچوں کی فیسوں کی فکر نہیں ہے، عمران خان نے کوئی فیکٹریاں نہیں لگائی اور عمران خان نے کوئی زمینیں نہیں بنائی۔ عمران خان ایک ایجنڈے پر آیا ہے کہ ہم پاکستان کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کریں گے، انشاءاللہ ہم اس میں ضرور کامیاب ہوں گے اور وہ وقت بڑی جلدی آنے والا ہے کہ پاکستان ایک ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہو گا۔ یہ لوگ جو پچھلے تین سال سے ہاتھ مسلتے رہ گئے ہیں اب ان کے پاس سوائے پچھتاوے کے اور عوام کے پاس جا کر معافی مانگنے کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔ یہ ابھی بھی توبہ کر لیں اور لوگوں کو پیسا واپس کریں، پاکستان کا پیسا واپس کریں اور لوگوں سے کہیں کہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں اور ہم دوبارہ سے اپنی نئی زندگی کا آغاز پاکستان سے مخلص ہو کر اور انگلینڈ سے اپنے بچوں کی nationalities ختم کرا کر واپس آئیں اور قوم کی عدالت میں جائیں تو پھر شاید معافی ہو سکے ورنہ ان کی معافی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ حسینہ بیگم!

محترمہ حسینہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نئی اسمبلی بننے پر سپیکر صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے ایک سال بعد بولنے کا موقع دیا ہے۔ کون کہتا ہے کہ میاں شہباز شریف نے کام نہیں کیا، انہوں نے بہاولپور کے لئے بڑے کام کئے ہیں اور انہوں نے سڑکوں کے جال بچھا دیئے۔ میں کہتی ہوں کہ انہوں نے اتنا کام کیا کہ میری ایک سکیم شکاری پوری گیٹ سے ملتانی دروازے تک منظور ہو گئی تھی جا کر دیکھو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، حکومت کو بڑی گالیاں پڑ رہی ہیں وہاں سے لوگ جنازے لے کر جاتے ہیں اور لوگ گڑھوں میں گر جاتے ہیں یہ حکومت کا حال ہے؟ میں نے اپنی محنت سے میاں شہباز شریف کے دور میں انوار آباد میں 2 کروڑ 16 لاکھ روپے کا ایک کرکٹ گراؤنڈ بنوایا ہے کون کہتا ہے کہ میاں شہباز شریف کام نہیں کرتے؟ انہوں نے بڑے کام کئے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ اگر اس کا فنڈ روکا گیا ہے تو اس کو جاری کر کے اسے complete کریں تا کہ ملک کی بچیاں کھیلیں اور کھیل کر ملک کا نام روشن کریں۔

جناب چیئرمین! جب میں اپنے حلقے میں visit کرنے جاتی ہوں تو میں دیکھتی ہوں کہ باہر بیٹھے ہوئے غریب عوام پنکھا جھل رہے ہوتے ہیں میں پوچھتی ہوں کہ کیا بات ہے باہر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ حکومت کا حال ہے کہ بجلی کا بل بھی بھرتے ہیں، پانی ہے، بجلی ہے اور نہ گیس ہے۔ اگر یہ حکومت ہے تو ہمیں ایسی حکومت نہیں چاہئے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ یہ تو بجلی کا حال ہے اور ہسپتالوں میں میاں شہباز شریف کے دور میں اتنی دوائیاں ملتی تھیں جس کا کوئی حساب نہیں تھا آج ہسپتالوں میں جائیں تو کوئی دوائی نہیں ہے اور پرچی لکھ کر دے دیتے ہیں کہ آپ باہر سے جا کر دوائیاں لیں۔ اگر دوائیاں ہسپتالوں میں نہیں ملتیں تو پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری میں بھی نہیں ملتی اور دوائیوں کے لئے تین تین قسطیں ہو جاتی ہیں۔ میں ڈاکٹر یاسمین راشد سے کہتی ہوں کہ آپ کام کرتی ہیں مگر آپ غریب عوام کا بھی خیال کریں اور دوائیاں فری میں پہنچائی جائیں۔ میاں شہباز شریف صاحب کام کرتے تھے۔ میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کوئی بھی ہاؤس میں 20 ہزار روپے میں اپنے گھر کی گاڑی چلا سکتا ہے، اپنے گھر کے پورے خرچے کر سکتا ہے؟ یہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔

ہمیں اتنی بڑی بڑی یونیورسٹیز نہیں چاہئیں جب تک غریب کو دو وقت کی روٹی نہ ملے، اس کے بچے تو بھوکے مر جائیں گے اور وہ کہاں سے آٹا خریدے، کہاں سے دالیں خریدے، کہاں سے وہ گوشت خریدے، کہاں سے وہ سبزی لائے، کہاں سے وہ دودھ لائے، کہاں سے وہ بجلی کا بل بھرے، کہاں سے وہ گیس کا بل بھرے اور کہاں سے وہ پانی کا بل بھرے؟

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تعلیم بھی مہنگی ہوگئی ہے، آپ جاکر دیکھیں کہ جب بندہ گھر واپس آتا ہے اور سودا نہیں لے آتا تو ان کے بچے کہتے ہیں کہ پاپا آج سودا کیوں نہیں آیا تو وہ کہتا ہے کہ میں 20 ہزار روپے میں کہاں سے لاؤں؟ میرے بچو کیا میں تمھارا گلا دبا دوں؟ مجھے تو لگتا ہے کہ مجھے تمھارا گلا دبانا پڑے گا، یہ غریب عوام کا حال ہے۔ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ جو اسمبلی میں بنک ہے اسے بھی اس اسمبلی میں لایا جائے۔ ڈکیتیاں اور چوریاں اتنی ہوگئی ہیں کہ غریب آدمی سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اگر SHO کے پاس جاؤ تو وہ بات نہیں سنتا، بتاؤ ہم کہاں جائیں؟ جب ایم پی اے ہو کر ہماری بات نہیں سنی جاتی تو عوام کی کون سنے گا؟ یہ حکومت کا حال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Madam! Please wind up کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب چیئرمین! نہیں، مجھے ایک سال بعد موقع ملا ہے مجھے بولنے دیں۔ لوگ دو دو اور تین تین دفعہ بول لیتے ہیں میں تو ایک سال میں ایک دفعہ بول رہی ہوں۔ مجھے نہ روکا جائے اگر کوئی زیادہ بولے گا تو میں نہیں بولنے دوں گی اور میں کھڑی ہو جاؤں گی۔

جناب چیئرمین! ایک ہیلتھ ورکر جو گھر گھر جاکر دھوپ دیکھتی ہے اور نہ چھاں دیکھتی ہے اور وہ پولیو قطرے پلانے کے لئے جاتی ہے اور اس کو ٹائم پر تنخواہ بھی نہیں ملتی۔ اس کے بچے کہتے ہیں کہ مماں ہمارے عید کے کپڑے کہاں ہیں، کہاں ہے ہماری بکرا عید کی قربانی؟ تو وہ کہتی ہے کہ مجھے تنخواہ ہی نہیں ملی، اس حکومت کا بیڑا غرق ہو جس میں غریب عوام کو کچھ بھی نہیں مل رہا۔ ہم یہ کالج اور یونیورسٹیز کی بات نہیں کرتے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، میڈم! اب کافی ٹائم ہو گیا ہے اب wind up کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب چیئرمین! ہمارے دور میں شہباز شریف محنت کرتے تھے، لیپ ٹاپ دیتے تھے، تعلیم دلواتے تھے اور وظیفے بچیوں کو ملتے تھے تاکہ وہ خوشی خوشی جاکر تعلیم حاصل کریں تب ان کے ماں باپ بھیجتے تھے ان کا بوجھ ہلکا ہوتا تھا کہ ہماری بچیوں کو وظیفے ملیں گے۔ کیوں نہیں ہماری بات سنی جاتی؟ ہمیں نہیں چاہئیں یہ بڑے بڑے ہسپتال، کیا کرنا ہے ہسپتال بنتے بنتے مدت لگ جائے گی اور غریب تو مر جائے گا۔ غریب عوام تو مر جائے گی۔ اگر میں اپنے لیڈروں کا نام نہ لوں تو میری تقریر complete نہیں ہوگی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Please wind up کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: نواز شریف زندہ باد، شہباز شریف زندہ باد، حمزہ شہباز شریف زندہ باد اور مریم نواز زندہ باد۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ نسرین طارق! Order in the House!

محترمہ نسرین طارق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا اپوزیشن نے ماشاءاللہ بہت زبردست تقریریں کیں اور بہت تنقید کی۔ کاش یہ اپنے دل میں سوچیں کہ کیا انہوں نے اپنے دور حکومت میں یہ سب چیزیں اور وعدے پورے کئے تھے، کیا کوئی غریب بھوکا نہیں سوتا تھا، یونیورسٹیوں سے کتنے لیڈر بن کر نکلے؟ بہت ساری باتیں ہوئیں لیکن چلیں اب بہت تنقید ہوگئی۔ اب میں اپنے بجٹ پر بات کروں گی میں پنجاب حکومت کے موجودہ بجٹ کو SDG پر عملدرآمد کے حوالے سے ایک کامیاب پیشرفت قرار دوں گی جیسا کہ SDG پر عملدرآمد ہماری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ SDG 13 کے 169 اہداف میں سے 45 کا تعلق موسمیاتی تبدیلیوں سے ہے، SDG 6 کا تعلق صاف پانی کی فراہمی سے ہے، SDG 2 کا تعلق کوئی بھوکا نہ سوئے سے ہے اور SDG 15 کا تعلق خاص طور پر جنگلات او رزرخیز زمین کو محفوظ رکھنے سے ہے۔ ان اہداف کے تناظر میں حکومت نے صوبے میں ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے، زراعت کے فروغ، خوراک کے تحفظ، عوام کو بھوک و افلاس سے بچانے اور قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے جو انقلابی اقدامات اُٹھائے ہیں وہ انتہائی قابل ستائش ہیں۔ ماضی میں جتنی بے رحمی سے پورے ملک کی آبادی کو خوراک فراہم کرنے والے پنجاب کی زرعی زمین کو لوٹا

گیااُس کی مثال نہیں ملتی، صوبہ کو صنعتی زون میں تبدیل کرنے کی پالیسی کے پیچھے درحقیقت لینڈ مافیا نے forest اور زرعی زمین کے وسیع وعریض حصہ پر قبضہ کرر کھا تھا۔ موجودہ حکومت نے 8 ہزار ایکڑ سے زائد زرعی اور جنگلات کی زمین کو کرپٹ لینڈ مافیا سے بازیاب کروایا ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔ صوبے میں کئی دہائیوں کے بعد agriculture reforms متعارف کروائی گئی ہیں، پانی کو زرعی، صنعتی اور پینے کے استعمال میں لانے کے لئے باقاعدہ رولز وضع کئے گئے ہیں، Punjab Water Act 2019 کے نفاذ سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ سرسبز وشاداب علاقہ جو ماضی کے حکمرانوں کی کرپشن کی وجہ سے صحرا میں تبدیل ہونے کو تھا اب سیر اب ہو گا یہاں ہر طرف ہریالی ہو گی۔ پہلی بار بغیر مقصد اور منصوبہ بندی کے سڑکوں کو بنانے کی پالیسی اپنانے کی بجائے مکمل دھیان دریاوں، نہروں اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر پر۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! please wind up کریں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! کسانوں کو اس پورے معاشی نظام کا سب سے اہم stakeholder سمجھا گیا اور اصلاحات کر کے کسانوں کی فلاح کا کام ہوا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Thank you very much۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! محترمہ فائزہ مشتاق کو ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے بات کرنی ہے کیونکہ سیشن کا ٹائم ختم ہونے والا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ محترمہ فائزہ مشتاق کو ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ فائزہ مشتاق!

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے ٹائم تھوڑا دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اجلاس کا ٹائم ختم ہو رہا ہے ایک ممبر اور بات کر لیں گے۔

محترمہ فائزہ مشتاق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! موجودہ بجٹ تاریخ کا سیاہ ترین بجٹ ہے جس کو سادہ الفاظ میں عوام سے سخت ترین انتقام ہی کہا جا سکتا ہے۔

عام آدمی کے استعمال کی ہر چیز مہنگی ہو چکی ہے، کھانے پینے کی اشیاء سے لے کر بجلی تک کی قیمت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ کیا ایک عام آدمی جس کی تنخواہ بیس ہزار روپے ہے اُس کا اس قیامت خیز مہنگائی میں گزارہ ہو سکتا ہے؟ آج عوام حکومت سے اُن کے جھوٹے وعدوں کا حساب مانگتی ہے، آج عوام پوچھتی ہے کہ ایک کروڑ نوکریاں کہاں ہیں، 50 لاکھ گھر اور ساڑھے 550 ڈیمز، یکساں نظام تعلیم، یکساں انصاف، police reforms اور جنوبی پنجاب کا صوبہ؟

جناب چیئرمین! میں آپ کا اور اس ایوان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اسی ہاؤس میں، میں نے منڈی بہاؤالدین کی یونیورسٹی کی زمین کی allotment کی بات کی تھی اس بجٹ میں اس حوالے سے رقم تو رکھی گئی ہے لیکن منڈی بہاؤالدین کی عوام کو محدود بجٹ کا lollypop دے کر ٹرخا دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر منڈی بہاؤالدین کی یونیورسٹی کی زمین کے لئے گرانٹ 20 کروڑ روپے مانگی گئی تھی لیکن صرف 15 کروڑ روپے کی گرانٹ دی گئی ہے۔ GCT Rasul (Mandi Bahauddin) کی خریداری کے لئے 20 کروڑ روپے کی ڈیمانڈ تھی مگر 15 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں اور DHQ Hospital Mandi Bahauddin کے لئے 50 کروڑ روپے کی ڈیمانڈ تھی لیکن صرف 5 کروڑ روپے کی مختصر رقم فراہم کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! DHQ Hospital Mandi Bahauddin کی بلڈنگ تو مکمل ہو چکی ہے مگر تا حال مشینری اور equipments کی خریداری مکمل نہیں ہو سکی اس میں سب سے افسوس ناک پہلو human resources کی عدم فراہمی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی منڈی بہاؤالدین نے مئی 2020 میں SNE کی فراہمی کے لئے case صوبائی محکمہ پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کو بھیجا تھا مگر آئندہ سال کی بجٹ تجاویز میں اور نہ موجود سال کے بجٹ میں اس کے لئے کوئی رقم رکھی گئی ہے۔ آپ خود social sector خصوصاً health institutes کے dynamics سے بخوبی واقف ہیں کیا کوئی ہسپتال بغیر doctors, paramedics اور supporting staff کے چل سکتا ہے؟ یہ سوچنے والی بات ہے اُلٹا ظلم یہ کیا گیا ہے کہ منڈی بہاؤالدین شہر میں واقع سول ہسپتال جس کو عارضی طور پر DHQ designate کیا گیا تھا اس کے عملے کو غیر قانونی طور پر نئے بننے والے DHQ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ افرادی قوت 268 بیڈز کے ہسپتال کو cater کرنے کے لئے ناکافی

ہے اور اس سول ہسپتال کو بند کرنے سے منڈی بہاؤالدین شہر اور اس کے مضافات کی 5لاکھ سے زائد آبادی میں صحت کے حوالے سے محرومی کا بحران پیدا ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ اس سول ہسپتال کو بطور THQ بحال کیا جائے اور اس کے human اور دیگر resources کو اسی ہسپتال کے لئے مختص کر کے عوام میں پیدا ہونے والی صحت کے حوالے سے محرومی کا ازلہ کیا جائے اور ہر نئے قائم ہونے والے ادارے کی طرح نئے بننے والے DHQ کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی طرف سے پیش کردہ SNE کے کیس کو منظور کر کے اس کے لئے درکار doctors, paramedics، اور supporting staff کو recurring budget میں شامل کیا جائے 268 بیڈز کے standards کے مطابق ادویات اور دیگر مراعات کو recurring operational budget میں شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! آخر میں لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں پورے پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال نہایت خراب ہے مہنگائی زیادہ ہونے کی وجہ سے جرائم کی شرح میں ریکارڈ اضافہ ہو چکا ہے police reforms revolving door policy کی طرح رہی ہے اس کے law and order اور enforcement میں کوئی continuation نہیں ہے عام آدمی کی پہنچ سے انصاف بہت دور ہے۔ Crime rate is astronomical and criminals are at large آخر میں Safe City کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس کے 50 فیصد سے زائد کیمرے خراب ہو چکے ہیں اور ان کی maintenance کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہ اتنا اچھا effective project ہے اس کو further develop نہیں کیا گیا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ زینب عمیر! آپ کے پاس short time ہے۔

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے بولنا کچھ اور تھا لیکن اب چونکہ ٹائم بہت short ہے تو میں کوشش کروں گی کہ کچھ اور بولوں جو میری بہنوں نے ابھی بات کی، ابھی میں نے ایک speech سنیں تو مجھے ایسا لگا شاید وہ کچھ خود کلامی کر رہی تھی اور وہ اپنے ہی leaders کو کوس رہیں تھیں کہ ملک کو گروی رکھ دیا ہے، یہ ہو گیا وہ ہو گیا، ابھی میری ایک بہن نے بڑی اچھی بات کی اُنہوں نے یہ کہا کہ کچھ ایسے واقعات ہوئے جس میں اُن کا دل پھٹ گیا تو

یقیناً دل پھٹنا چاہئے جب غریب کا بجٹ 15 ہزار سے بڑھا کر 20 ہزار رکھ دیا جائے تو دل تو پھٹے گا، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کر دیا جائے اور اقلیتوں کو خصوصی فنڈ دیا جائے تو دل پھٹنا بنتا ہے۔ خصوصاً اُن کا ذکر اس اسمبلی کی تعمیر سے متعلق تھا تو یقیناً یہ وہ project ہے جو کہ 15 سال پہلے شروع کیا گیا تھا ان کے لیڈران نے اس کو مکمل ہونے نہیں دیا اور جب انہوں نے یہ خوبصورت عمارت اور اس میں رونق دیکھی تو دل تو پھر یقیناً پھٹے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس حکومت کے آنے کے بعد پورے پنجاب میں یونیورسٹیوں کا جال بچھا دیا گیا اورنج ٹرین منصوبہ جو کہ سفید ہاتھی مسلم لیگ (ن) نے شروع کیا لیکن اس کی تکمیل ہمارے ہاتھوں ہوئی اور اس کا سہرا ابھی موجودہ حکومت کے سر سجا اور خاص طور پر جب لاکھوں پودے لگائے گئے اور ایکسپورٹ بڑھی، growth rate بڑھا تو پھر ان کا دل کیوں نہ پھٹے؟ ہم جب دیکھتے ہیں کہ ہیلتھ کارڈ سے پورے پنجاب کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور ہمیں ہر طرف پناہ گاہیں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ اس قوم کے بچے جن کو انہوں نے اپنے دور حکومت میں تعلیم سے محروم رکھا اب جب وہ ایک جیسا نصاب پڑھیں گے تو پھر دل تو پھٹے گا۔ ایگریکلچر بڑھے گی، صاف پانی کے نئے منصوبے بنیں گے۔۔۔

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Tuesday the 29th June, 2021 at 2 pm.